جشن مومنین

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی
اندرون موچی دروازہ ۔ لاہور ۔ ۸

هُوَالعَلِیُّ الاَعلیٰ

منسوب امیر حسین

جشن مومنین

بتقریب

میلادِ معصومین

ارک ہیں وُہ ہستیاں جو ائمہ اہلبیتؑ کے غم میں غم اور خوشی میں خوشی مناتی ہیں۔ مجالس عزاو ماتمی
دس کے سلسلے میں تو ہم نے مومنین کی سہولت کیلئے کافی مضامین شائع کئے ہیں اور قدردان حضرات
ہماری مطبوعہ کتب کو اپنی پسندیدگی کی سند بھی عطا فرمائی ہے لیکن اکثر احباب کا بیحد اصرار تھا کہ میلادِ
سومینؑ کی محفلوں اور جلسوں میں پڑھنے کیلئے معیاری قصیدوں کی کوئی کتاب بھی ضرور طبع کرائی جائے
اہم نے احباب کی اس آرزو کو بھی پورا کرنے کیلئے پچاس سے زیادہ شہرۂ آفاق شعرا کے کلام کا
مندرجہ بالا کتاب میں درج کر کے شائع کر دیا ہے ۔ اس میں (۸۶) قصیدے ہیں جن کا ہر ہر شعر ہر ہر مصرع
ہر ہر لفظ تراشا ہوا نگینہ ہے۔ ارباب بصیرت اس کتاب کو منگا کر دیکھیں کہ اس بات میں کہاں تک صداقت ہے

مرتبہ

ماسٹر سیّد شریف حسین حیدر ۔ پانی پتی ۔

ناشران

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی ۔ اندرون موچی دروازہ ۔ لاہور ۸

عرضداشت

تقسیمِ ہند سے قبل کم وبیش تئیس۲۳ سال یہ معمول رہا کہ عزائے سید الشہداء میں شرکت کرنے اور ماتمی جلوسوں میں خود پڑھنے کے لئے ہر سال مشہور ذاکرین کے بستوں میں سے منتخب کلام مرتّب کرتا تھا اور جملہ مومنین کی سہولت کے لئے شائع کرا دیتا تھا۔ چنانچہ دہلی سے یہ انتخابات برابر شائع ہوتے رہے اور اقصائے ہند میں پہنچتے رہے۔

لیکن

سالہا سال کی کوششوں سے جمع کیا ہُوا وُہ تمام ذخیرہ فسادات کے زمانے میں ضائع ہوگیا۔ ذاکرین اور احباب کے بیحد اصرار پر از سرِ نَو یہ سلسلہ جاری کر رہا ہوں۔

یہ انتخابات

یگانۂ روزگار اور محسُودِ زمانہ مدّاحانِ آلِ عبا اور عزادارانِ شہدائے کربلا کا بہترین تحفہ ہے جس میں زمانہ گزشتہ اور دَورِ حاضرہ دونوں کے جذبات کی تصویر نظر آئے گی۔ یہ زینتِ مجالس و محافل بھی ہے اور زادِ آخرت بھی۔ سرکارِ حسینیؑ کا تذکرہ اور عاشقانِ اہلبیت کا وظیفہ بھی۔ ہر عنوان کے انتخاب میں تبلیغی رنگ کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

احقر

ماسٹر سید شریف حسین حیدر پانی پتی۔

فہرست

نمبر شمار	مطلع	صفحہ	نمبر شمار	مطلع	صفحہ
۱	سلام اس نعرہ واحد پر شناسا تھا جو وحدت کا	۷	۲	نظر آئے نہ کیوں کعبے میں منظر باغِ جنّت کا	۸
۳	آؤ تو دیکھیں آج ذرا شانِ محمدؐ	۸	۴	حسنِ کمال صانعِ یکتا تمہیں تو ہو	۹
۵	دامنِ آمنہ میں ہے وُہ قمر آج کی رات	۱۰	۶	سمتِ بطحا سے نسیمِ مُشکبار آنے کو ہے	۱۰
۷	فلک پر دُھوم ہے عرشِ بریں کا تاجدار آیا	۱۱	۸	آج محبُوبِ خدائے دو جہاں پیدا ہوئے	۱۳
۹	نہ جانے کونسا جلوہ دکھا دیا تُو نے	۱۳	۱۰	سمندر بہ داماں حباب آرہا ہے	۱۴
۱۱	نہیں میں طالب لعل و گہر حبیبؐ خدا	۱۵	۱۲	چمن در چمن لالہ زارِ مدینہ	۱۵
۱۳	صد نازشِ مریم اُتر آیا ہے زمیں پر	۱۶	۱۴	ادھر اک ایک غنچے پر قیامت کا نکھار آیا	۱۷
۱۵	جلوہ فگن وُہ صاحبِ اسرار ہوگیا	۱۸	۱۶	فکرِ جنت چھوڑ اے ناآشنائے مصطفیٰؐ	۱۹
۱۷	زباں پہ لائے خوشا صلِ علےٰ یہ کس کا نام آیا	۲۰	۱۸	ماہِ رجب خوشی کا ہے ساماں لئے ہوئے	۲۱
۱۹	علیؑ کو کردیا افضل خدا نے یُوں ہزاروں میں	۲۲	۲۰	اسی کا نور ہر اک شے میں جلوہ گر دیکھا	۲۲
۲۱	علیؑ کے بُلانے کو جی چاہتا ہے	۲۳	۲۲	جس میں خوشنودیٔ حق ہو وہ ملال اچھا ہے	۲۳
۲۳	روش روش ہے بہار افزا چمن چمن مشکبار بھی ہے	۲۴	۲۴	تمام ڈھونڈا کہیں نہ پایا ہزار پہلو وفا کے بدلے	۲۵
۲۵	نظر آئے نہ کیوں کعبے میں منظر باغِ جنت کا	۲۶	۲۶	کیا ساماں رسُول اللہؐ نے جب کتخدائی کا	۲۷

فہرست

نمبر غزل	مطلع	صفحہ	نمبر غزل	مطلع	صفحہ
۲۷	باغِ ہستی میں ہدایت کی بہار آنے کو ہے	۲۷	۲۸	وہ مہکا گلشنِ ہستی وہ لی غنچوں نے انگڑائی	۲۸
۲۹	وہ دیوانہ ہے خوش آئے جسے صحرا کا ویرانہ	۲۹	۳۰	حسن جلوہ ساز ہو عشق آئینہ خانہ بنے	۳۰
۳۱	اکھاڑا بابِ خیبر زور ہے یہ دستِ قدرت کا	۳۱	۳۲	خوشی میں درد کی لذت نہیں تو کچھ بھی نہیں	۳۲
۳۳	بہار آئی ہے گلشن بن گیا ہے گل کا کاشانہ	۳۳	۳۴	کعبے میں آ رہا ہے قدم بوترابؑ کا	۳۴
۳۵	صنفِ انساں میں علیؑ سا دوسرا کوئی نہ تھا	۳۵	۳۶	چاند شرمائے گا سورج کو ندامت ہوگی	۳۵
۳۷	لوگ کہتے ہیں حرم میں شاہِ دیں پیدا ہوا	۳۶	۳۸	تو خلیلِ حق مبارک پوری منت ہو گئی	۳۷
۳۹	مرحبا ہم نامِ حق شاہِ ہدا پیدا ہوا	۳۷	۴۰	وہ کعبہ قبلۂ عالم زچہ خانہ علیؑ کا ہے	۳۸
۴۱	جہاں میں دیکھئے ہر سمت فیضِ عام حیدرؑ کا	۳۹	۴۲	اک نور سے جو خلق ہوئے آفتاب دو	۳۹
۴۳	علی کیا آئے کعبے میں کہ ظلمت کفر کی سرکی	۴۰	۴۴	نظر روضہ علیؑ کا آ رہا ہے۔	۴۱
۴۵	وہ بلبل کا نغمہ وہ گل کا اشارا	۴۱	۴۶	نہ خالق سے جدا کہیئے نہ حیدرؑ کو خدا کہیئے	۴۳
۴۷	سلام اُس پر کہ جس کے عقد میں احمدؐ کی دختر ہے	۴۴	۴۸	آوازۂ غیبی وصفِ علیؑ میں دقتِ فضائل آ جائے	۴۵
۴۹	مبارک اے انقلابِ ملت یہی مخالف اگر صدا ہے	۴۶	۵۰	آج بلبل کو یہ گلزار مبارک ہووے	۴۷
۵۱	قسمتِ کعبہ کی بیداری کا ساماں ہو گیا	۴۸	۵۲	دل لئے ہاتھوں پہ رہتا ہوں میں کعبے کی قسم	۴۹

فہرست

نمبر غزل	مطلع	صفحہ	نمبر غزل	مطلع	صفحہ
۵۳	یہ کیسی آج کعبے سے گھٹا اٹھی ہے مستانہ	۵۱	۵۴	وہ دیکھو مست گھٹا ناچنے لگی چھم چھم	۵۲
۵۵	علیؑ کے اوج کا دیکھا کمال کعبے میں	۵۳	۵۶	علیؑ صدرِ امامت نائبِ صدرِ نبوت ہے	۵۴
۵۷	زہے عزت و شانِ توقیرِ کعبہ	۵۴	۵۸	وہ دل جنت ہے جس دل میں محبت مرتضٰیؑ کی ہے	۵۵
۵۹	سلام سیدِ کون و مکاں سلام علیک	۵۵	۶۰	پیامِ حق کو نویدِ بقا مبارک ہو	۵۶
۶۱	پردۂ رحمت کی زینت اب دوبالا ہو گئی	۵۷	۶۲	جگر بندِ حبیبؐ ایزدِ غفار ہے زہراؑ	۵۷
۶۳	نہاں معراجِ پیغمبرؐ میں رفعت فاطمہؑ کی ہے	۵۸	۶۴	انداز ہیں عجب تو عجب شانِ فاطمہؑ	۶۰
۶۵	فاطمہؑ سرخیل بزم آلِ اطہر ہو گئیں	۶۱	۶۶	سلام اے مخزنِ رحمت سلام اے پیکرِ عصمت	۶۲
۶۷	زہے کمالِ شرف اے رسولؐ کی دخترؑ	۶۲	۶۸	اسلام کی نکہت ہے زہراؑ اے صلِ علیٰ سبحان اللہ	۶۳
۶۹	اے کہ ہستی ہے تری نازِ رسولِؐ بطحا	۶۴	۷۰	باغِ زہراؑ میں پہ عنوانِ بہار آج آگیا	۶۵
۷۱	زمیں پہ عرش سے حسنِ حسنؑ جو بے نقاب آیا	۶۶	۷۲	سخن وہ کام کا کب ہے نہ ہو جس سے اثر پیدا	۶۷
۷۳	جہاں میں مہدیٔ ہادی بصد عز و وقار آیا	۶۸	۷۴	حجتِ حق ہادیٔ دیں کی ولادت ہو گئی	۶۹
۷۵	مجھ پہ نیازِ عشق ختم تجھ پہ ہے نازِ دلبری	۷۰	۷۶	یا خداوندا امامِ دو جہاں کب آئیں گے	۷۱
۷۷	دل کی دھڑکن میں کسی کی ہے تمنا باقی	۷۲	۷۸	نظر افروز سنتا ہوں وہ طلعت ہونے والی ہے	۷۳

فہرست

نمبر شمار	مطلع	صفحہ	نمبر شمار	مطلع	صفحہ
۷۹	مَلک ہر ایک فلک سے پئے سلام آیا	۷۴	۸۰	تصوّر میں جو آجاتے تمہارا نام ہو جاتا	۷۵
۸۱	اُمّتِ احمدؐ کا رہبر بارھواں پیدا ہُوا	۷۵	۸۲	تمنّا ہے مرے مالک کہ یہ جلدی خبر آئے	۷۶
۸۳	اللہ رُخِ زیبا تو دکھا بھولا ہُوا پھر افسانہ سُنا	۷۷	۸۴	ہوئیں مدّتیں کہ نہاں رہا تو حریمِ خلوتِ ناز میں	۷۸
۸۵	ہُوا ہے حکم کہ صد گونہ اضطراب رہے	۷۹	۸۶	مَیں بیٹھا دامنِ دِل کو جو سینے	۸۰

پاکستان و ہند

میں صرف یہی ایک ادارہ ہے

جو

سوز۔ رباعیات۔ قطعات۔ مراثی۔ سلام

اور ماتمی نوحہ جات کی نایاب کُتب

طبع کراتا ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۱) سلام و درُود!

سلام اُس نورِ واحد پر شناسا تھا جو وحدت کا — درُود اس پر نظر آتا تھا جلوہ جس میں قدرت کا

سلام اُس پر جسے مصداقِ اکملت لکم کہئے — درُود اس پر مفسّر تھا جو اس رمزِ حقیقت کا

سلام اُس طاہرہ پر نورِ عصمت کا جو پیکر تھی — درُود اس پر شرف حاصل تھا جس کو ختمِ طاعت کا

سلام اُس پر کہ جس نے خلقِ احمدؐ کی اشاعت کی — درُود اس پر کہ صلح کن تھا آئین جس کی فطرت کا

سلام اُس پر کہ جس نے راہِ حق میں جاں فدا کر دی — درُود اس پر فزوں جس نے کیا رُتبہ شہادتؑ کا

سلام اُس پر کہ پیادہ پا کئے چالیسؑ حج جس نے — درُود اُس پر ادا حق کر دیا جس نے عبادت کا

سلام اُس پر کہ جابرؓ کی تمنّا جس نے پُوری کی — درُود اس پر کہ جو فانوس تھا علمِ نبوّت کا

سلام اُس پر جو چمکا صبحِ صادق بن کے عالم پر — درُود اس پر کہ پرچم جس نے لہرایا صداقت کا

سلام اُس پر اسیری میں بھی جس نے رزق پہنچایا — درُود اُس پر جو تھا بابُ الحوائج اہلِ حاجت کا

سلام اُس پر جو آیا سالکِ راہِ رضا بن کر — درُود اُس پر کہ جو آئینہ تھا نورِ رسالت کا

سلام اُس متّقی پر اتقا جس کے قدم چُومے — درُود اس پر کہ جو تھا مرکزِ اعلےٰ شریعت کا

سلام اُس پر کہ جس کی زندگی تھی رُوحِ خودداری — درُود اس پر جو دسواں پھول تھا باغِ امامت کا

سلام اُس پر کہ جس کا دبدبہ تھا شہرۂ عالم! — درُود اس پر کہ جو رُوحِ رواں تھا علم و حکمت کا

سلام اُس پر کہ جس کو سب امامِ عصرؑ کہتے ہیں — درُود اس پر کہ جو ہے آخری پیغام رحمت کا
محمدؐ مصطفٰے میں اور ان میں فرق اتنا ہے
نبوت ختم ان پر اور خاتمہ ان پر امامت کا — (لا اعلم)

(۲) جذباتِ عقیدت

نظر آئے نہ کیوں کعبے میں منظر باغِ جنّت کا — کِھلا ہے آج پہلا پھُول گلزارِ امامت کا
علی نے آکے پیدا کر دیا سامان راحت کا — دیا اس شمع نے احباب کو پروانہ جنّت کا
صنم ہیں لرزہ براندام یہ عالم ہے صولت کا — قدم کعبے میں آیا راکبِ دوشِ رسالت کا
رجب کی تیرھویں پیغام لائی فضل و رحمت کا — خدا کے گھر امام آتا ہے دُنیا ئے امامت کا
قیامت میں وُہ دکھلائیں گے جلوہ اپنی قامت کا — قیامت پر بھی پردہ ڈال رکھا ہے قیامت کا
نبی کے بعد اے مولا فقط تم ہی سہارا ہو — حدودِ شرع میں رہ کر ہماری ہر ضرورت کا
تمہاری ذات سے مولا زمانے نے سبق سیکھا — سخاوت کا شجاعت کا مروّت کا قناعت کا
(نجمی نگینوی)

(۳) شانِ محمدؐ

آؤ تو لکھیں آج ذرا شانِ محمدؐ — ہے آپ خداوند ثنا خوانِ محمدؐ
کیا شان ہے کیا شان ہے کیا شانِ محمدؐ — جبریلؑ امیں ہوتا ہے دربانِ محمدؐ
ہاں فاطمہ زہرؑا ہی میں تھی جانِ محمدؐ — حسنینؑ سے پھُولا ہے گلستانِ محمدؐ
حق آپ کا اور آپ ہوئے حق کے ازل سے — فرمانِ خدا ہوتا ہے فرمانِ محمدؐ
آتی ہے یہ کانوں میں صدا عرش بریں سے — حق دار ہیں جنت کے غلامانِ محمدؐ
کیا فائدہ اِس چرب زبانی کا ہے واعظ — حاصل ہی نہیں تجھ کو جو عرفانِ محمدؐ
ہر دم یہ دُعا خالقِ اکبر سے ہے قاضی
چھوٹے نہ مرے ہاتھ سے دامانِ محمدؐ
قاضی بختیار علی قریشی وزیرآبادی

(۴) صلّ علےٰ

حُسنِ کمال صانعِ یکتا تمہیں تو ہو — نقشِ بدیع کلکِ تمنا تمہیں تو ہو
سرِ خیل انبیا و رُسل شاہِ انس و جاں — میرِ حجاز و یثرب و بطحا تمہیں تو ہو
خود جس پہ تاجدارِ ازل ہو گیا فدا — صلِّ علےٰ وُہ صورتِ زیبا تمہیں تو ہو
جس نازنین کے ناز اُٹھائے وُہ بے نیاز — صد عشرتِ نگاہِ زلیخا تمہیں تو ہو
کوثر کی موج موجِ تبسّم طراز ہے — وردِ زبانِ بلبلِ سدرہ تمہیں تو ہو
قوسین ہے مقام تو معراج شاہراہ — مصداقِ تاجِ آیۂ اسریٰ تمہیں تو ہو
شق القمر ہے معجزہ ادنےٰ حضورؐ کا — مختار کائنات کے شاہا تمہیں تو ہو
عشقیؔ سا بے عمل رکھے کوثر کی آرزو
اس آرزو کے خالقِ یکتا تمہیں تو ہو
(عشقی۔ مدیر رسالہ نور)

(۵) آج کی رات

دامنِ آمنہؑ میں ہے وہ قمر آج کی رات ۔ جس کے جلوے سے بنی رشکِ سحر آج کی رات
کیا کفِ پائے پیمبرؐ کا لیا ہے بوسہ ۔ کتنا بشاش ہے گردوں پہ قمر آج کی رات
ضامنِ امنِ جہاں بن کے جہاں میں آیا ۔ رب کا محبوبؐ مربیِ بشر آج کی رات
چہرے بشاش ہوئے فخرِ مسیحا آیا ۔ ہوگئی جیسے مریضوں کو خبر آج کی رات
ہوتی ہیں چرخ پہ سرگوشیاں سیاروں میں ۔ دیکھ کر جلوۂ اعجازِ اثر آج کی رات!
سجدۂ شکر کئے جائیں گے شیدائے رسولؐ ۔ درِ احمدؐ سے اٹھائیں گے نہ سر آج کی رات
خوش ہوئی روحِ خلیلؑ آیا حبیبِ معبود ۔ کیوں نہ سجدے کرے اللہ کا گھر آج کی رات
محفلِ نور کا نظارہ نہ پوچھو تکمیلؔ
صبحِ جنت ہے بہ الفاظِ دگر آج کی رات

(تکمیلؔ رضوی)

(۶) نورِ کردگار

سمتِ بطحا سے نسیمِ مشکبار آنے کو ہے ۔ آج گلشن میں ہر اک گل پر نکھار آنے کو ہے
ایک مدت سے تھا جس کا انتظار آنے کو ہے ۔ ختم ہے شامِ خزاں صبحِ بہار آنے کو ہے
کیوں نہ عالم سے مٹیں پھر کفر کی تاریکیاں ۔ آج حق کی سلطنت کا تاجدار آنے کو ہے
جس کی ذاتِ پاک ہے وجہِ بنائے روزگار ۔ وہ شہِ لولاکؐ وہ عالی وقار آنے کو ہے
اہلِ عالم کو دکھائی جس نے راہِ مستقیم ۔ وہ حقیقت آشنا وہ حق شعار آنے کو ہے
نور ہے جس کا جبینِ صدق پر جلوہ فگن ۔ آج وہ عکسِ جمالِ کردگار آنے کو ہے
طاقِ کسریٰ کے گریں گے کنگرے دہشت سے آج ۔ کشورِ حقانیت کا شہریار آنے کو ہے
ناصرِ حق و صداقت ہادیِ انسانیت! ۔ زینتِ کونین فخرِ روزگار آنے کو ہے
خازنِ علمِ الٰہی مظہرِ خلقِ عظیم ۔ مرکزِ تہذیب روحِ انکسار آنے کو ہے
نازشِ اہلِ بصیرت افتخارِ قدسیاں ۔ شاہکارِ صنعتِ پروردگار آنے کو ہے
رحمۃٌ للعالمین مقصودِ ربِّ دوسرا ۔ رہبرِ دیں شافعِ روزِ شمار آنے کو ہے
جس کی خاکِ پا فلک کے اوج پر ہے خندہ زن ۔ آج وہ ذی مرتبت ذی اقتدار آنے کو ہے
آج پھیلے گی صداقت کی تجلی دہر میں ۔ اولِ مخلوق نورِ کردگار آنے کو ہے
ہے علیؑ سا فلسفی بھی جس کے آگے سرنگوں
آج اے حیدرؔ وہ بحرِ بے کراں آنے کو ہے

(حیدرؔ نہٹوروی)

(۷) معراجِ مقدس

فلک پر دھوم ہے عرشِ بریں کا تاجدار آیا ۔ فضا بھی ہے بہت اچھی زمانہ خوشگوار آیا
عجب انداز سے آئے حبیبِ خالقِ یکتا ۔ زمیں سے جانبِ عرشِ بریں ابرِ بہار آیا
سواری احمدِ مختارؐ کی جب خلد میں آئی ۔ کہا حور و ملائک نے شہِ رفرف سوار آیا

فلک پر دھوم ہے کہتی ہیں حوریں جوش میں آکر — خدا کے پاس اِس دن مصطفےٰؐ باوقار آیا!
معطر ساری دُنیا ہے منور عرش و کُرسی ہے — رسُولِ دوجہاں آیا حبیبِ کردگار آیا
سبھی دیتے بشارت جس کی پہلے انبیاءؑ سارے — وُہ بے وارث زمانے میں وُہ شاہِ نامدار آیا

(۸) شبِ معراج

کیوں منور ہوئی جاتی ہے فضا آجکی رات! — کیا کوئی شوخ ہُوا جلوہ نما آج کی رات
آج کی رات نہ ہو کس لئے صد رشکِ سحر — حق کا محبوب سرِ عرش گیا آج کی رات
بہرِ تعظیم ملائک ہوئے سب استادہ — گوشہ گوشہ سرِ افلاک سجا آج کی رات
کس کے لہجے میں نبیؐ سے ہوئیں حق کی باتیں — ہاتھ پردے سے عیاں کس کا ہُوا آجکی رات
مل گئے طالب و مطلوب سرِ عرشِ بریں — حُسن اور عشق میں پردہ نہ رہا آجکی رات
کیا ضیا بار ملاقات تھی اے صلِّ علےٰ — نُور میں ڈوب گئے ارض و سما آج کی رات
یہ وہاں پہنچے ملائک بھی نہ پہنچے جس جا — رازِ انسان کی عظمت کا کُھلا آج کی رات
اپنے قدموں سے محمدؐ نے عطا کی جنت — عرش دراصل بنا عرشِ عُلا آج کی رات

ساز سے دل کے نہ کیوں اُٹھیں خوشی کے نغمے
کیوں نہ ایمان کو حیدرؔ رہو جلا آج کی رات

(حیدر رٹھوروی)

(۸) میلادِ نبیؐ

آج محبوبِ خدائے دوجہاں پیدا ہوئے — آج مقصودِ ضمیرِ کن فکاں پیدا ہوئے
بن گئیں انوار یکسر دہر کی تاریکیاں! — مطلعِ عالم پہ مہرِ ضوفشاں پیدا ہوئے
قیصر و کسریٰ کے ایوانوں میں ہل چل مچ گئی — آمنہؓ کے گھر شہنشاہِ زماں پیدا ہوئے
جنکی پابوسی کو تھے بیتاب عرش و آسماں — کبریائے پاک کے وُہ مہماں پیدا ہوئے
بے کسی سنبھلی ضعیفی کو سہارا مل گیا — دستگیر و چارہ سازِ بیکساں پیدا ہوئے
وُہ شہنشاہ جن کا تھا الفقر فخری امتیاز — وُہ شہنشاہِ مکان و لامکاں پیدا ہوئے

ہم گنہگاروں کی رکھ لی شرم خالق نے خلیقؔ
وُہ شفیع و پردہ دارِ عاصیاں پیدا ہوئے

(خلیق قریشی)

(۹) محبوبِ کبریاؐ

نہ جانے کون سا جلوہ دکھا دیا تُونے — خدا کو بندوں کا عاشق بنا دیا تُونے
فضائے عرشِ معلےٰ پہ گھومنے والے — محال بات کو ممکن بنا دیا تُونے
بھٹکتی پھرتی تھی انسانیت زمانے میں — رہِ نجات پہ آکر لگا دیا تُونے
نہ ساتھ دے سکا تیرا کوئی مقرب بھی — غرور سارے فرشتوں کا ڈھا دیا تُونے
خدا سے کر دیا بندوں کا رابطہ قائم! — ازل کے بچھڑے ہوؤں کو ملا دیا تُونے

بشر کو اس کے مدارج سے آگہی بخشی ۔۔۔ دل و دماغ سے پردہ اُٹھا دیا تُو نے
بشر کے سینے میں عرفاں کی بجلیاں بھر دیں ۔۔۔ دلوں کو طورِ حقیقت بنا دیا تُو نے
حیاتِ جاوداں عزت کی موت میں رکھ دی ۔۔۔ اجل کا خوف دلوں سے مٹا دیا تُو نے
نیاز مند کو یہ بے نیازیاں بخشیں! ۔۔۔ نظر سے کون و مکاں کو گرا دیا تُو نے

شرؔف کے سینے میں احساس کی تڑپ بھر دی
اسی کی آگ میں اس کو جلا دیا تُو نے (شرؔف نوگانوی)

(۱۰) حضورِ رسالت میں

سمندر بہ داماں حباب آ رہا ہے ۔۔۔ چھلکتا ہوا آفتاب آ رہا ہے
وہ جاروب کش بن کے اُٹھیں ہوائیں ۔۔۔ وہ چھڑکاؤ کرتا سحاب آ رہا ہے
خبردار اے کفر کے پاسبانو! ۔۔۔ وہ ایماں بدوش انقلاب آ رہا ہے
بناتا ہوا غیر ممکن کو ممکن ۔۔۔ زمیں پر بھی اک آفتاب آ رہا ہے
کوئی طور سے جا کے محروم پلٹا ۔۔۔ کوئی عرش سے کامیاب آ رہا ہے
جہاں دیکھتا ہوں جدھر دیکھتا ہوں ۔۔۔ نظر وہ رسالت مآبؐ آ رہا ہے

محمدؐ کو کیا مُنہ دکھاؤ گے محسنؔ!
سُنا ہے کہ روزِ حساب آ رہا ہے

(۱۱) حبیبِ خدا

نہیں میں طالبِ لعل و گہر حبیبِؐ خُدا ۔۔۔ متاعِ عشق ہے پیشِ نظر حبیبِؐ خدا
میں چاہتا ہوں یُونہی زندگی گزر جائے ۔۔۔ مری جبیں ہو ترا سنگِ در حبیبِؐ خدا
زمانے بھر کی مسرت اُسے میسّر ہو ۔۔۔ کرم کی ڈال دو جس پر نظر حبیبِؐ خدا
ظہور آج ہمارے یہاں بھی ہو جائے ۔۔۔ اسی لئے تو سجایا ہے گھر حبیبِؐ خدا
جہاں بھی نام تمہارا زباں پر آتا ہے ۔۔۔ خلوصِ دل سے جھکاتا ہوں سر حبیبِؐ خدا
ہے التجا یہ سمجھ کر کہ ہوں تہی دامن ۔۔۔ مری طرف بھی کرم کی نظر حبیبِؐ خدا
فلک کے آئینہ خانے میں جس طرف دیکھو ۔۔۔ اِدھر حبیبِؐ خدا ہیں اُدھر حبیبِؐ خدا
وُہ دیکھے جس کی نظر کو ہو معرفت حاصل ۔۔۔ ہر ایک جلوہ میں ہے جلوہ گر حبیبِؐ خدا
مدینے کس طرح پہنچوں تمہارے قدموں میں ۔۔۔ نہیں ہیں پاس مرے بال و پر حبیبِؐ خدا
زمانہ کفر در آغوش ہوتا جاتا ہے! ۔۔۔ نظامِ دہر ہے زیر و زبر حبیبِؐ خدا

جہاں ملیں گے ترے نقشِ پا کہو تکمیلؔ
میں ڈھونڈتا ہوں وہی راہ گزر حبیبِؐ خدا (تکمیلؔ)

(۱۲) نعتِ محمدؐ

چمن در چمن لالہ زارِ مدینہ ۔۔۔ ارم در ارم ہے بہارِ مدینہ

بنی بہرِ انساں وہ پیغامِ رحمت! | جو ہستی کہ تھی افتخارِ مدینہ
فلک بھی نہ پائیں گے سجدوں کی منزل | جو ہو سر سے طے راہ گزارِ مدینہ
خدا کے نبیؐ اے خدائی کے رہبر! | تری ذات ہے اعتبارِ مدینہ
ترے نور کی ضَو سے اے شمعِ وحدت | منوّر ہے بام و دیارِ مدینہ
مری چشمِ حسرت میں تم آکے دیکھو | نگاہیں لئے ہیں بہارِ مدینہ
جمالِ محمدؐ سے چٹکے ہیں تارے | فلک کیوں نہ ہو خاکسارِ مدینہ
بنا سُرمۂ چشمِ ہستیٔ عالم | اِن آنکھوں میں رہ کر غبارِ مدینہ
کلیمِ محبت سنبھل کھول آنکھیں | ہے وادیٔ ایمن دیارِ مدینہ
یقیں آئے اُس دن کہ چمکا مقدر | میں دیکھوں جو لیل و نہارِ مدینہ

ولائے محمدؐ نے چٹکائے غنچے!
ثمرؔ جوش پر ہے بہارِ مدینہ (ہری رام ثمرؔ لکھنوی)

(۱۳) محبوبؐ دو عالم

صد نازشِ مریم اُتر آیا ہے زمیں پر | چارہ گرِ ہر غم اُتر آیا ہے زمیں پر
اک شورِ مسرت ہے جدھر دیکھ رہا ہوں | فردوس کا عالم اُتر آیا ہے زمیں پر
ایمان یہ کہتا ہے کہ اے کفر سنبھل جا | اب تو مرا ہمدم اُتر آیا ہے زمیں پر

کیوں ناز نہ ہو اپنے مقدر پہ زمیں کو | خود باعثِ عالم اُتر آیا ہے زمیں پر
باطل کا اندھیرا جو مٹائے گا جہاں سے | وہ نورِ مجسم اُتر آیا ہے زمیں پر
ہر نقشِ کفِ پا ہے چراغِ رہِ منزل | اِک رہبرِ اعظم اُتر آیا ہے زمیں پر
لہرائے گا کونین میں اب پرچمِ اسلام | خود حاملِ پرچم اُتر آیا ہے زمیں پر
پہلے جو نبی آئے ستارے انہیں کہیئے | اب نیرِ اعظم اُتر آیا ہے زمیں پر
موجود تھا جو خلقتِ آدمؑ سے بھی پہلے | وہ نازشِ آدمؑ اُتر آیا ہے زمیں پر
مہکی ہے فضا آج کہ محبوبؐ الٰہی | با گیسوئے پُرخم اُتر آیا ہے زمیں پر

دُنیا میں بشر خوش ہیں ملک عرش پہ شاداں
محبوبؐ دو عالم اُتر آیا ہے زمیں پر (شاربؔ لکھنوی)

(۱۴) رسولؐ کردگار

اِدھر اک ایک غنچے پر قیامت کا نکھار آیا | اُدھر فطرت کی جانب سے پیامِ نو بہار آیا
چمن میں ہر طرف تھا اک پیامِ مے خوشی | نقیبِ فصلِ گل جا کر گلستاں میں پکار آیا
چمن میں چھڑ گئے ہر سُو نیاز و ناز کے قصّے | گلوں کی صورتِ معصوم پر بُلبل کو پیار آیا
مئے عشرت کے پیمانے چلے جوشِ عقیدت میں | چمن میں ہر طرف سے اِک ہجومِ بادہ خوار آیا
اِدھر ہونے لگی سارے چمن میں بارشِ مستی | اُدھر نرگس کی آنکھوں میں بھی ہلکا سا خمار آیا

بلا ہے حکم پھولوں کو کہ فرشِ راہ بن جائیں ۔۔۔ یہ جوشِ معرفت ایک ایک گلشن میں پکار آیا
محمدؐ مصطفےٰؐ لے کر پیامِ کردگار آیا! ۔۔۔ دو عالم میں وہ بن کر رحمتِ پروردگار آیا
زمانے کے لئے پیغمبرؐ امن و اماں بن کر ۔۔۔ ازل کی روشنی دینے رسولِؐ کردگار آیا
ترا روزِ ولادت ہے جہاں کا یومِ بیداری ۔۔۔ پیامِ خیریت دینے کو وہ گردوں وقار آیا
بشر کی رہبری کرنے بشر کو عزمِ نو دینے ۔۔۔ بشر کے واسطے قدرت کا لے کر شاہکار آیا

ترا تکمیلؔ جوشِ بے خودی میں تیرے روضے پر
بہکتا لڑکھڑاتا جھومتا مستانہ وار آیا ہو (تکمیلؔ رضوی لکھنوی)

(۱۵) مطلعِ انور

جلوہ فگن وہ صاحبِ اسرار ہو گیا ۔۔۔ ہر دشت جس کے فیض سے گلزار ہو گیا
نورِ خدا جو زینتِ کہسار ہو گیا ۔۔۔ روشن جمالِ پاک سے ہر غار ہو گیا
جب وارثِ خلیلِ خدا جلوہ گر ہوا ۔۔۔ آتش کدہ مجوس کا گلزار ہو گیا
گونجا جو لَآ اِلٰہ کا نعرہ جہان میں ۔۔۔ آذر کا شاہکار نگوں سار ہو گیا
لاکھوں توہمات میں جکڑا ہوا سماج ۔۔۔ وحدت کے ایک جام سے سرشار ہو گیا
دنیا سے ختم ہو گیا پندارِ خسروی ۔۔۔ اونچا غریب قوم کا معیار ہو گیا
مضراب لَا اِلٰہ اٹھائی جو آپ نے ۔۔۔ لرزاں ربابِ زیست کا ہر تار ہو گیا

سردارِ دوجہاں کی شجاعت نہ پوچھئے ۔۔۔ آغوش میں جو پل گیا جرار ہو گیا
اے واجب الوجود کے مخلوقِ اولیں! ۔۔۔ تو کائناتِ حسن میں شہکار ہو گیا

چمکا وہ آسمانِ ہدایت کا شاہکار
عالم تمام مطلعِ انوار ہو گیا (ایوبؔ مبارک پوری)

(۱۶) تفسیرِ دو عالم

فکرِ جنت چھوڑ اے ناآشنائے مصطفےٰؐ ۔۔۔ جنتِ عارف ہے احساسِ ولائے مصطفےٰؐ
یہ زمیں کے ساکنوں کی پستیٔ تخیل ہے ۔۔۔ عرش تک سمجھی ہے دنیا منتہائے مصطفےٰؐ
دونوں عالم کے خزانوں پر تصرف تھا مگر ۔۔۔ تحفۂ دردِ محبت لے کے آئے مصطفےٰؐ
اے امیرِ فکرِ تفسیرِ دو عالم، ہم سے پوچھ ۔۔۔ نقشِ سجدہ ایک ہے اک نقشِ پائے مصطفےٰؐ
مرحبا اے ریگ زارِ یثرب و بطحا تجھے! ۔۔۔ تیرے بوسے اور دامانِ قبائے مصطفےٰؐ
کون جانے تیرا پردہ اٹھ گیا کہ رہ گیا ۔۔۔ تیری صورت دیکھ لی صورت نمائے مصطفےٰؐ
شرع کا ہر مسئلہ ہے علم و حکمت کو قبول ۔۔۔ فطرتِ انسانیت ہے ہمنوائے مصطفےٰؐ
کون مرسل یوں ہوا راہِ خدا میں گامزن! ۔۔۔ ہر مصیبت کی روش پر مسکرائے مصطفےٰؐ
مرتضےٰؑ تھے سبز چادر میں سجائے مصطفےٰؐ ۔۔۔ صبح نے آ کر جو الٹا شامِ ہجرت کا نقاب
دوشِ اقدس پر حسنؑ آغوشِ اطہر میں حسینؑ ۔۔۔ اے زہے تقدیر جن کے ناز اٹھائے مصطفےٰؐ

داغ ہجرت کا اُٹھایا کربلا کا غم سہا تیرا کیا کہنا دلِ دردآشنائے مصطفیٰؐ

چار پشتوں سے مجھے حاصل ہے یہ عزّ و شرف
نجم فطرت ہے مری مدح و ثنائے مصطفیٰؐ (نجم آفندی)

(۱۷) محمّدؐ مصطفیٰؐ

زباں پر اے خوشا صلِّ علیٰ یہ کس کا نام آیا! کہ میرے نام جبرئیل امیںؑ لے کر سلام آیا
محمّدؐ جانِ عالم فخرِ آدمؑ ہادیِٔ اکرم امام الانبیاء خیر البشر پیغمبرِ اعظم
محمّدؐ وُہ جمالِ اوّلیں وُہ پیکرِ نوری محمّدؐ کاشفِ سرّ و ظہورِ رمزِ مستوری
محمّدؐ احمد و حامد جسے خالق نے فرمایا ازل سے جس پہ قرباں ہے لوائے حمد کا سایا
بصورت نورِ سبحانی بمعنی ظلِّ روحانی نشانِ صحبتِ حق مظہرِ تائیدِ یزدانی
محمّد مصطفیٰؐ بھی ہے وُہ احمدؐ مجتبیٰ بھی ہے وُہ مطلوبِ خلّاق بھی وُہ محبوبِ خدا بھی ہے
وُہ جس کو فاتحِ ابوابِ اسرارِ قدم لکھئے بنائے عرش و کرسی باعثِ لوح و قلم لکھئے
اُسے شمس الضحیٰ لکھئے اُسے بدر الدجیٰ لکھئے ظہورِ نور کو اُس کے تبسّم کی ضیا لکھئے

علی الاعلان سرِّ کنتُ کنزاً مخفیاً لکھئے
مگر اُس کی شریعت کا ادب مانع ہے کیا لکھئے

(نا معلوم)

(۱۸) قصیدہ در شانِ علیؑ

ماہِ رجب خوشی کا ہے ساماں لئے ہوئے دامن میں اپنے صبحِ درخشاں لئے ہوئے
کعبے سے آ رہی ہیں گھٹائیں نشاط کی! سینے میں اپنے قطرۂ نیساں لئے ہوئے
ساقی خدا کے واسطے جامِ شراب لا موسم ہے ناؤ نوش کا ساماں لئے ہوئے
بنتِ اسد ہوئیں درِ کعبہ سے جلوہ گر ہاتھوں پہ اپنے بولتا قرآں لئے ہوئے
اِک طفلِ مہ جبین ہے مادر کی گود میں تیور میں اپنے حشر کا ساماں لئے ہوئے
ڈر کر صنم یہ کرنے لگے مشورہ بہم! بچہ ہے سب خدائی کا ساماں لئے ہوئے
ہیں خوش بہت رسولؐ بھی بچے کو دیکھ کر سینے میں اک امنگوں کا طوفاں لئے ہوئے
آغوشِ مصطفیٰؐ میں ہیں اس طرح مرتضیٰ جیسے قمر کو مہرِ درخشاں لئے ہوئے
کیا مرتضیٰ کو لے کے برآمد ہوئے رسولؐ مُنہ لے چلے ہیں نازشِ عمراں لئے ہوئے
بچے کو اس طرح سے لئے بیٹھے ہیں رسولؐ جیسے چراغِ منزلِ عرفاں لئے ہوئے
حیدرؑ نہیں ہیں دستِ محمدؐ پہ جلوہ گر، فخرِ کلیم ہیں دلِ عمراں لئے ہوئے
ہوگا یہ طفل جرأت و ہمّت میں بے نظیر ہے بازوؤں میں قوتِ یزداں لئے ہوئے

یہ تیرھویں رجب کی مبارک کرے خدا
نکلا ہے چاند تابشِ ایماں لئے ہوئے (حسن عباس)

(۱۹) فضائلِ علیؑ

علیؑ کو کر دیا افضل خدا نے یوں ہزاروں میں   کہ جیسے آسماں پر چاند ہے ممتاز تاروں میں
محمدؐ مصطفےٰ کونین کے سردار کیا کہنا   کیا عرشِ بریں پر چاند دو ٹکڑے اشاروں میں
خدا کے شیر احمدؐ کے وصی و جانشیں ٹھیرے   درِ خیبر اُکھاڑا مرتضےٰؑ نے چند اشاروں میں
شبِ ہجرت وصیٔ مصطفےٰؐ بستر پہ سوتے تھے   اِدھر محزون تھے ڈر کے مارے یارِ غاروں میں
وصیٔ مصطفےٰؐ بھی ہے علیؑ مشکل کشا بھی ہے   علیؑ اعلےٰ علیؑ صفدر علیؑ افضل ہزاروں میں
علیؑ ساجن کا رہبر ہو نہیں کیا قبر کا غم ہو   تجلی نور کی چمکے گی مومن کے مزاروں میں

بخاریؔ بخشوائیں گے علیؑ تجھ کو نہ گھبرانا!
کہیں گے بخشدو اس کو یہ ٹھیرا سوگواروں میں

(۲۰) شانِ علیؑ

اسی کا نور ہر اک شے میں جلوہ گر دیکھا   اسی کی شان نظر آگئی جدھر دیکھا
علیؑ کو حق نے اُتارا تو عین کعبے میں   کھُلی جو آنکھ تو پہلے خدا کا گھر دیکھا
سحر ہوئی شبِ معراج کی تو لوگوں نے   جمالِ پاک رُخِ سیّدؐ البشر دیکھا
کہا یہ سارے غلاموں نے کیجئے ارشاد   جو کچھ حضور نے یا شاہِ بحر و بر دیکھا
گہر فشاں ہوئے لعلِ لبِ رسولِؐ کریم   کہ سب سے رُتبۂ حیدرؑ زیادہ تر دیکھا

ورائے کُرسی و عرشِ عظیم و لوح و قلم   وصی کا نور ہر اک شے میں جلوہ گر دیکھا
ولی ولی کی صدا تھی جہاں جہاں پہنچی   علیؑ علیؑ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا

(۲۱) آرزو

علیؑ کے بُلانے کو جی چاہتا ہے   دلوں کے سجانے کو جی چاہتا ہے
نیا رنگ نئی رُت نئی اب فضا ہے   نیا رنگ لانے کو جی چاہتا ہے
نہ جانے کہ دِل آج کیوں چاہتا ہے   کہ آنکھیں بچھانے کو جی چاہتا ہے
یہ کیسا حسینؑ آج پیدا ہُوا ہے   بھرا گھر لُٹانے کو جی چاہتا ہے
علیؑ کی ولادت سے کعبے کی جانب   سروں کے جھُکانے کو جی چاہتا ہے
وُہ آغوشِ احمدؐ وہ حیدرؑ سا بچہ   نیا طرز لانے کو جی چاہتا ہے
بُتوں نے کہا پائے حیدرؑ پہ گر کر   ہمیں کیوں ستانے کو جی چاہتا ہے
محمدؐ کی خواہش ارادہ علیؑ کا   کہ قرآں سُنانے کو جی چاہتا ہے

بہُت مدّتیں ہند میں ہوگئیں اب تو
نجف کے بسانے کو جی چاہتا ہے   (قمر رضا)

(۲۲) سچّا مقال

جس میں خوشنودیٔ حق ہو وُہ ملال اچھا ہے   جس سے راضی ہوں پیمبرؐ وُہ مقال اچھا ہے

دیکھنا رُوئے علیؑ کا ہے عبادت واللہ — عشق یہ اچھا ہے یہ شوقِ جمال اچھا ہے
جس گھڑی کعبہ میں حیدرؑ نے بنایا کعبہ — وُہ گھڑی اچھی وُہ دن اچھا وُہ سال اچھا ہے
کون وارث ہے پیمبرؐ کا علیؑ ہے وارث — یہ جواب اچھا ہے بالکل وُہ سوال اچھا ہے
غیر وارث نہیں ہو سکتا کسی کا کوئی ؔ — غور اب کیجئے اس پر یہ خیال اچھا ہے
پہلے ہر ایک سے اسلام علیؑ لائے ہیں! — حُسنِ تقریر کی خاطر یہ مقال اچھا ہے
کب علیؑ تھے نہ مُسلماں یہ بتاؤ ہم کو — یہ محال آپ کو ہو گا یہ محال اچھا ہے
حُسنِ یوسفؑ دمِ عیسٰیؑ یدِ بیضا داری — وصف یہ اچھا ہے پر بہرِ مثال اچھا ہے
نُورِ خالق ہے محمدؐ کہ خدا کا ہے حبیب — حُسنِ یوسفؑ یہ زلیخا ہے نہال اچھا ہے
یدِ بیضٰی دیا مُوسٰےؑ کو یداللہ انہیں، — اے نظر دیکھ ذرا کون سا مال اچھا ہے
شیرِ قالین ہُوا زندہ کہ یہ تھا حکمِ خدا — دمِ عیسٰیؑ سے تو حضرت کا کمال اچھا ہے
سنگریزوں نے پڑھا کلمۂ محبوبِ خدا — دمِ عیسٰیؑ سے یہ اے نیک خصال اچھا ہے
خیر و شر نیک عمل سارا خدا کے ذمّے! — داد ہم دیتے ہیں اے عقل یہ حال اچھا ہے

(وصیت ڈیروی)

(۲۳) ریحانِ فصاحت

روش روش ہے بہار افزا چمن چمن مشکبار بھی ہے — ہے پتی پتی میں دل نشینی کلی کلی پر نکھار بھی ہے
ہے بھینی بھینی گلوں کی خوشبو ہے مہکی مہکی فضائے گلشن — ہے نکھرا نکھرا گلوں کا چہرہ عجیب رنگِ بہار بھی ہے
یہ کس کی آمد سے کھلتی کھلتی چمن چمن ڈالی ڈالی مہکی! — کہیں وہ دیکھو ہے ابرِ بہمن کہیں وُہ ابرِ بہار بھی ہے
چلا ہے ساقی جو مے پلانے تو کہہ رہا ہے ہر ایک سُن کر — ادا ادا میں ہے کیف و مستی نظر نظر میں خمار بھی ہے
وہ مے پلا دے ازل کے دن جو چھپی تھی میخانۂ ازل میں — مئے ولا کا ہر ایک تشنہ ازل سے اُمیدوار بھی ہے
مزا بھلا جُرعہ جُرعہ میں کیا صراحی قلقل کہے نہ جب تک — پیوں دمادم پلا پیالے کہ موسمِ خوشگوار بھی ہے
لکھوں میں سرمست ہو کے مدحِ علیؑ وصیٔ نبیؐ کی ساقی — امامِ اوّل فصیح بھی ہے شجاع بھی ہے کرار بھی ہے
ہے ڈالی ڈالی میں اک لچک سی ہے غنچہ غنچہ میں اک چٹک سی — علیؑ کے اک زیرِ لب تبسّم کا عکس رنگِ بہار بھی ہے
علیؑ کے نُورِ مبیں سے دیکھو زمیں بھی روشن فلک بھی روشن — زمین پر بوتراب ہے شاہوار گردوں گزار بھی ہے
وُہ شاہِ مرداں وُہ شیرِ یزداں وُہ بُت شکن ہے وُہ صف شکن ہے — جہاں میں ہے انتخاب دُلدل تو منتخب شہسوار بھی ہے
ازل کے نقاش نے جو نقشِ علیؑ کو لوحِ جہاں پہ کھینچا، — نثارِ حُسنِ علیؑ پہ دیکھو قلم بھی ہے نقش کار بھی ہے
سوا علیؑ کے ملا ہو اعلیٰ سے کس کو دیکھو بلا یہ تمغہ — وُہ شاہِ دُلدل سوار بھی ہے وُہ صاحبِ ذوالفقار بھی ہے

(کوثر جعفری)

(۲۴) مقصودِ کعبہ

تمام ڈھونڈا کہیں نہ پایا ہزار پہلو وفا کے بدلے — ملا حرم میں نصیریوں کو خدا کا بندہ خدا کے بدلے
ترقیاں بچپنے کی دیکھو دہن بنا مخزنِ رسالت — زبانِ معجز بیانِ مرسل علیؑ نے چوسی غذا کے بدلے
نہ شق جدارِ حرم ہو کیونکہ بنا ئیگا باب علم اک در — یہ روک کیسی ابھی سے تیور جنابِ خیبر کشا کے بدلے
برائے خاتم نگین سمجھ لے اسی کو بس جانشین سمجھ لے — یہ کون سویا ہے شامِ ہجرت بسترِ مصطفٰےؐ کے بدلے

اے بُتواب توخدا ہونے کا دعویٰ چھوڑ دو!   شیرِ یزداں بادشاہِ ذوالفقار آنے کو ہے
دے رہی ہیں خلد سے حوریں مبارکبادیاں   مسندِ خیرالبشر کا ورثہ دار آنے کو ہے
گر پڑے طاقِ حرم سے بُت یہی کہتے ہوئے   رہبرِ دیں حجتِ پروردگار آنے کو ہے
تھی نگاہِ مصطفیٰؐ جس کی ازل سے منتظر   آج دُنیا میں وہی عالی وقار آنے کو ہے
فاطمہ بنتِ اسدؑ کی زندگی کا آسرا   اور ابوطالبؑ کے سینے کا قرار آنے کو ہے
ہو شمیمِ لطف سے جس کی مسخّر کائنات!   دہر میں وُہ غنچۂ جنّت نثار آنے کو ہے
آفتابِ زہد وتقویٰ ماہتابِ زندگی!   ناصرِ احمدؐ خدا کا راز دار آنے کو ہے
رُوحِ تہذیب وتمدن پیکرِ علم وعمل   گلشنِ انسانیت کا گلعذار آنے کو ہے
کیا پڑے ہو بے خبر وحدت کے مے خوار واُٹھو   ساقیٔ کوثر قسیمِ خلد ونار آنے کو ہے

(۲۸) منقبت (نور نقوی)

وُہ مہکا گلشنِ ہستی وُہ لی غنچوں نے انگڑائی   بصد اندازِ سرمستی بہارِ جانفزا آئی
عروسِ شاہدِ فطرت نے اپنی زلف لہرائی   فضائے خانۂ کعبہ پہ رحمت کی گھٹا چھائی
سکوتِ عالمِ امکاں کو بخشی کس نے گویائی   یہ کس نے پھر حدیثِ طور کی تکرار فرمائی
نویدِ عید ہے گلشن میں پھر تازہ بہار آئی   گیا دورِ خزاں غنچوں نے لی اُٹھ اُٹھ کے انگڑائی
کچھ اس انداز سے بجنے لگی فطرت کی شہنائی   کہ جس نے کائناتِ شوق میں بجلی سی چمکائی

مئے توحید کا ساغر لئے عیدِ ولا آئی   پلا دے ساقیا بھر بھر کے پھر جامِ تولّائی
ندائے اسجدوا کے ساتھ کانوں میں صدا آئی   کہ جدِّ حضرتِ خیبر شکن نے منزلت پائی
صدا ہر سمت سے آئی مبارک ہو مبارک ہو   ولادت سے علیؑ کی صحنِ کعبہ میں بہار آئی
علیؑ وُہ جس نے طفلی میں کیا اژدر کو دو ٹکڑے   یہ قوت کس نے حیدرؑ کے سوا اس عمر میں پائی
بتوں سے پاک کر ڈالا علیؑ نے خانۂ کعبہ   خدا کے گھر میں جب حیدرؑ نے اپنی برق چمکائی
پئے تطہیرِ کعبہ دوشِ احمدؐ پر چڑھے حیدرؑ   بہ الفاظِ دگر یہ آپ نے معراج فرمائی
نبیؐ نے خود کہا ہے بابِ علم وآگہی ان کو   انہیں کے واسطے قرآن میں اکملت لکم آئی
ترے ذرّات بھی اب چاند سورج بن کے چمکیں گے   زمیں کے کان میں یہ کہہ رہا ہے چرخِ مینائی

(۲۹) اُلفتِ حیدرؑ (سوزش پہر سری)

وُہ دیوانہ ہے خوش آئے جسے صحرا کا ویرانہ   مناسب ہے کہ ہو صرفِ طوافِ طور پروانہ
تلاشِ آرزو میں اس لئے اے جانِ جانانہ   ہر اک سے پُوچھتا پھرتا ہے میخانہ بہ میخانہ
کوئی ایسا ہے ساقی حرص کا بھر دے جو پیمانہ
شرابِ اُلفتِ حیدرؑ سے دل اپنا ہے مستانہ   نرالا رنگ ہے دل کا روِش اپنی جُداگانہ
علیؑ کی ہے ولادت کا زباں پر آج افسانہ   بہار آئی ہے بھر دے بادۂ گلگوں سے پیمانہ
رہے لاکھوں برس ساقی ترا آباد مے خانہ

عیاں ہے ذوالفقارِ حیدرِ صفدر کا افسانہ — چمکنا گہ لچکنا گاہ اُٹھنا گاہ رُک جانا
یہی کہتا ہے ہر دم صاعقہ ہو ہو کے دیوانہ — اسی رشکِ پری پر جان دیتا ہوں میں دیوانہ
ادا ہے جس کی بانکی ترچھی چتوں چال مستانہ
گزر جنّت میں ہوگا جب مجھ ایسے بوترابی کا — ملے گا گلشنِ فردوس میں ساغر گلابی کا
زباں پہ ہوگا رضواں کی سخن یہ اضطرابی کا — گزریارب گلستاں میں ہوا ہے کس شرابی کا
کہ شاخیں جھومتی ہیں نغمۂ بلبل ہے مستانہ
میانِ لشکرِ کفار سے نکلا جو شیرانہ — نظر آیا امامِ عصر کا اس کو جلو خانہ
زباں پر تھا حُرِ غازی کے یہ مضمون مردانہ — مجھے آنا ملے کیونکہ تری محفل میں جانانہ
مری صورت فقیرانہ ترا دربار شاہانہ — (لا اعلم)

(۳۰) آئینۂ عشق

حُسن جلوہ ساز ہو عشق آئینہ خانہ بنے — آج اے کلکِ ازل دو جزو کا افسانہ بنے
فصلِ گُل ہے، چھائی ہے توبہ شکن کالی گھٹا — ساقیا ہاں آج تو کعبہ میں بُت خانہ بنے
ہم اِدھر ہیں، لا اِدھر لا سازو برگ میکشی! — قبلہ و کعبہ کی محفل آج رندانہ بنے
مے کشی کی شرط اصحابِ ثلاثہ سے ہے آج — ہاں مگر ساقی بقدرِ ظرف پیمانہ بنے
بزدلوں سے خوف کیا جب ہو گیا عین الیقین — شاہِ مرداں کی طرح سے کوئی مردانہ بنے

توبہ یہ صہبا نہیں کوثر کی مے طاہر شراب — جس کا اجرِ میکشی جنّت کا بیعانہ بنے
کافرِ عشقِ علیؑ اور شرع کی پابندیاں — رند اور ساقی میں مشکل ہے کہ یارانہ بنے
ساقیا ہاں لُطفِ مے نوشی اسی کا نام ہے — دِل کا دِل بن جائے پیمانے کا پیمانہ بنے
دے کرامت عشق کو اے مُوجدِ اسرارِ حُسن — کیا خبر ہے پھر یگانہ ہو کہ بیگانہ بنے
رنگ و بُو گل کو تو دردِ دل ہو بُلبل کو عطا — حُسن کو دے خود نمائی عشق دیوانہ بنے
محوِ طاعت جملہ موجودات کی ہوں ہستیاں — اِک طرف کعبہ بنے اک سمت بُتخانہ بنے
آج مولودِ علیؑ ہے بے حجابانہ بنے — حکمِ خالق ہے کہ کعبہ ہی زچہ خانہ بنے
مُسکرائی کہہ کے یہ دیوارِ کعبہ یک بیک — اب نصیری کے خدا کا گھر جُداگانہ بنے
گود میں قرآنِ ناطق لے کے نکلیں فاطمہؑ — کیا عجب یہ نُور رونق بخش کاشانہ بنے
بس یہی ذاتِ مبارک ہے وصیِ مصطفےٰؐ — اس کی خاکِ پا سے لاکھوں تاجِ شاہانہ بنے
فاتحِ بدر و حنین و خندق و خیبر ہے یہ — ہاتھ سے اس کے بنے جو کام مردانہ بنے
ماشاءاللہ ذوالفقارِ حیدری کیا بات ہے — عکس پڑ جائے تو ہر ذرّہ پری خانہ بنے
یارسُولؐ اللہ مبارک آپ کو اپنا وصی — سارا عالم اس کی شمعِ رُخ کا پروانہ بنے

(۳۱) قصیدہ در حال جناب امیرؑ! (لا اعلم)

اکھاڑا بابِ خیبر زور ہے یہ دستِ قدرت کا — نہ ٹوٹی جو کی روٹی بھی یہ پہلو ہے لطافت کا

نبوت کو ہے خود حیرت امام ایسا بھی ہوتا ہے | معاون ہر شریعت کا سہارا ہر نبوت کا
کیا ہوگا اسی کے مُنہ سے حرفِ کُن مشیت نے | اشاروں سے بدل دیتا ہے جو قانون قدرت کا
خدا جانے شرف ہے اس کو آغوشِ رسالت سے | کہ یہ بچہ شرف ہے خود ہی آغوشِ رسالت کا
علیؑ کے نام سے رونق کہیں آتی ہے چہرے پر | کہیں یہ نام سُنکر رنگ اُڑ جاتا ہے صُورت کا
اندھیرے سے نکل کر اب یہ دُنیا بھول بیٹھی ہے | وہ دُنیا میں چراغاں کر گیا ہے علم و حکمت کا
بہت اس بُت شکن کی قوم میں ہیں آج بُت خانے | غرورِ علم کا بُت ہے کہیں پندارِ دولت کا
اسی دن کو ہوئی تھی ختم ہیں کیا تکمیل نعمت کی | تسلط نعمتوں پہ ہے خداوندانِ نعمت کا

(نجم آفندی)

(۳۲) جنابِ امیرؑ سے عقیدت!

خوشی میں درد کی لذت نہیں تو کچھ بھی نہیں، | جو زندگی میں محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں
تمام خلق کی دولت سمیٹ لے انسان! | سکونِ قلب کی دولت نہیں تو کچھ بھی نہیں
قدم قدم پہ کئے جاؤ عمر بھر سجدے | اگر خلوصِ عبادت نہیں تو کچھ بھی نہیں
ہزار رنگ کے جلوے ہیں صحنِ عالم میں | نگاہ میں تری صورت نہیں تو کچھ بھی نہیں
بہت بلند خلافت سے منزلیں پائیں | مگر مطیعِ پیمبرؐ نہیں تو کچھ بھی نہیں
ہزار طرح کے ساماں ہوں بہرِ تربت | سکوں اگر تہِ تربت نہیں تو کچھ بھی نہیں
بلندیوں کے ہزاروں ثبوت دے دینا | ثبوت دوشِ رسالت نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ میرے شعر بہت خوب ہی سہی لیکن | علیؑ کا ذکرِ ولادت نہیں تو کچھ بھی نہیں!
جہاں میں شمعِ نبوت نہیں تو کچھ بھی نہیں | نبی کے بعد امامت نہیں تو کچھ بھی نہیں
تمام عمر عبادت میں صرف ہو لیکن | جو پنجتنؑ سے محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں
کرے ہزار ترقی یہ خاک کا پُتلا! | ابوترابؑ سے نسبت نہیں تو کچھ بھی نہیں
جہاں میں یُوں تو مسرت کے روز اور بھی ہیں | مگر یہ روزِ مسرت نہیں تو کچھ بھی نہیں

(شارب)

(۳۳) قصیدۂ جنابِ امیر علیہ السّلام!

بہار آئی ہے گلشن بن گیا ہے گل کا کاشانہ! | فدا ہے شمعِ حسنِ گُل پہ بلبل مثلِ پروانہ
مرا ساقی علیؑ ہے اور نجف ہے میرا بُت خانہ | مری نظروں میں ہے کوثر کا وُہ رنگین پیمانہ
ترا مجھ پر رہے ساقی یونہی فیضِ کریمانہ | مجھے تسنیم و کوثر کا پلا اک اور پیمانہ
جسے دیکھو وُہ ہے سرشار مدہوشی کا عالم ہے | چمن کے ذرّے ذرّے پر ہے طاری کیفِ رندانہ
عروسِ نو بنی ہے آج ہر ڈالی گلستاں کی | گلوں کے رنگ و بُو کا آج ہے عالم جُداگانہ
کشش کہتے ہیں اسکو جذبِ کامل اسکو کہتے ہیں | ہوئی محفل میں روشن شمع آیا اُڑ کے پروانہ
بہار آئی ہوئی ہے گلشنِ عالم میں اے ساقی | تمہارے صدقے پلادے آج پیمانے پہ پیمانہ
مزا جب ہے پلادے آنکھوں ہی آنکھوں میں اے ساقی | صراحی ہو نہ ساغر ہو نہ شیشہ ہو نہ پیمانہ
کہا غنچوں نے ہنس کر میں جو گزرا صحنِ گلشن سے | وُہ دیکھو آرہا ہے ساقئ کوثر کا دیوانہ!

گئی فرقت کی شب، عالم منور ہو گیا سارا
اٹھا پردہ عروسِ صبح نکلی بے حجابانہ

ولادت ساقیٔ کوثر کی ہو گی خانۂ حق میں
بنا ہے کیا کسی کا اور بھی کعبہ زچہ خانہ

بشر ہو کر کئے ہیں کام ایسے تُو نے عالم میں
خلائق کی زباں پر ہے ابھی تک تیرا افسانہ

کئے بچپن میں تُو نے کلۂ اژدر کے دو ٹکڑے
نہیں ملتا جہاں میں مثلِ خیبر کوئی افسانہ

اکیلا چھوڑ کر شمعِ امامت کو جو بھاگے تھے
قیامت ہے انہی کو لوگ کہتے ہیں پروانہ

(روشن لکھنوی)

(۳۴) شانِ علیؑ

کعبے میں آ رہا ہے قدم بوترابؑ کا
پہنے گی کائنات لباس انقلاب کا

ہر فردِ خاندان رسالت مآبؐ کا
عنوان و ماحصل ہے خدا کی کتاب کا

اک سجدۂ نمازِ عقیدت کے واسطے
مَیں ڈھونڈتا ہوں نقشِ قدم بُوترابؑ کا

بتلا رہا ہے ان کی حقیقت شناسیاں
رُکنا پئے نمازِ علیؑ آفتاب کا

تارا اُتر رہا تھا مگر گھوم گھوم کر
گھر ڈھونڈتا تھا بنتِ رسالتمآبؐ کا

رتبہ شناس کوئی بجز مصطفےٰؐ نہ تھا
شیرِ خدا امیرِ عرب بُوترابؑ کا

فکرِ سخن پہ اپنی بجا ناز ہے مجھے
مداح ہوں وصیٔ رسالت مآبؐ کا

بہرِ مدد لحد میں علیؑ آئیں گے نہالؔ
خطرہ نہیں ہے کچھ بھی سوال و جواب کا

(حضرت نہالؔ رضوی)

(۳۵) کوئی نہ تھا

صنفِ انساں میں علیؑ سا دُوسرا کوئی نہ تھا
فاطمہؑ کا مثل حیدرؑ کے سوا کوئی نہ تھا

مقصدِ کعبہ علیؑ کے ماسوا کوئی نہ تھا
رہنما تو تھے نصیری کا خدا کوئی نہ تھا

قربتِ ظاہر تو حاصل تھی بہت سوں کو مگر
عارفِ ذاتِ حبیبؐ کبریا کوئی نہ تھا

بننے والے بن تو بیٹھے تھے امیر المومنین
بے کسوں کا جز علیؑ مشکل کشا کوئی نہ تھا

جس کو شامل اپنے اہلبیت میں کرتے نبیؐ
حضرت سلمانؓ کا ایسا دُوسرا کوئی نہ تھا

طالبانِ عقدِ زہراؑ تو بہت سے تھے مگر
کُل ایماں بُت شکن خیبر کُشا کوئی نہ تھا

خلقتِ نورِ محمدؐ خلقتِ نورِ علیؑ
یہ خبر وُہ ہے کہ جس کا مبتدا کوئی نہ تھا

مصطفےٰؐ و مرتضیٰؑ، سبطین زہراؑ کے سوا
تاجدارِ ھل اتا و انّما کوئی نہ تھا

اول و آخر نبیؐ اور اس کی عترت کے سوا
کشتیٔ اسلام تیرا ناخدا کوئی نہ تھا

(نہال رضوی)

(۳۶) کعبۂ ایماں

چاند شرمائے گا سُورج کو ندامت ہو گی
اوج پر کعبہ کے ذرّوں کی جو قسمت ہو گی

گھر میں اللہ کے یہ شان یہ شوکت ہو گی
ایک قرآن میں دو نور کی صورت ہو گی

آج ہو جائیں گے پھر نور کے دو ٹکڑے بھی
مل کے اک بھائی کو بھائی سے مسرت ہو گی

بچپنے میں تو یہ عالم ہے کہ حیراں ہے جہاں
ہو گی بھرپور جوانی تو قیامت ہو گی

جس گھڑی دوشِ نبوت پہ امامت ہوگی — انبیاء دیکھیں گے یہ شان تو حیرت ہوگی

حبذا شانِ خدا فرشِ محمدؐ کے مکیں — اک نئی شان کی تیری شبِ ہجرت ہوگی

ایسی اک رات پہ قربان ہوں سو عید کے دن — جس کی قسمت میں ترے سونے کی دولت ہوگی

فرشِ احمدؐ پہ ترے سونے سے عقدہ یہ کھلا — حق کے سونے سے بھی باطل کو ہزیمت ہوگی

ساتھ کے جانے والے کی تو سوئی قسمت — سونے والے کی مگر جاگتی قسمت ہوگی!

مطمئن نفس سے سودائے محبت کا — اور مرضیٔ خدا نفس کی قیمت ہوگی

بیچ کر نفس رضا حق کی خریدیں گے علیؑ! — عبد و معبود میں گویا کہ تجارت ہوگی!

(۳۷) مولودِ کعبہ

(وفا ملک پوری)

لوگ کہتے ہیں حرم میں شاہِ دیں پیدا ہوا — لامکاں کا میں یہ کہتا ہوں مکیں پیدا ہوا

ہیبتِ موسیٰؑ، دمِ عیسیٰؑ تمنائے خلیلؑ — زہد بخشے فیضِ ختم المرسلیں پیدا ہوا

کعبے کو کعبہ بنانے کے لئے قبلہ نما — دستِ ربِ لم یزل نورِ مبیں پیدا ہوا

بارک اللہ وہ گھر جس کا صدف کعبہ بنے — حبذا تاجِ خلافت کا نگیں پیدا ہوا

شق ہو کیوں دیوار کعبے کی نہ حیدرؑ کے لئے — ہاں یہ بابِ رحمۃ للعالمیں پیدا ہوا

گود میں لے کر علیؑ کو مسکرائے ہیں نبیؐ — ساقیٔ کوثر امامِ اولیں پیدا ہوا

کس کی آمد ہے گل گلزار خنداں ہو گئے — آج کعبے میں نبیؐ کا جانشیں پیدا ہوا

عید میلادِ علیؑ ہے شکر کے سجدے کرو — فاتحِ خیبر امیر المومنین پیدا ہوا

(۳۸) تمنائے خلیلؑ

(فدا بخاری)

تو خلیلِ حق مبارک پوری منت ہو گئی — تھی تمنا جس کی وہ حاصل سعادت ہو گئی

قبلۂ دیں آپ کو جس چاند کا تھا انتظار — دیکھنا کعبے کی جانب اس کی رویت ہو گئی

فاطمہ بنتِ اسد یہ کس ولی کا فیض تھا — جس کی خاطر آج کعبے کی زیارت ہو گئی

کس طرح روشن ہوئی ظلمات سے قندیلِ نور — تیرے جلوے سے علیؑ اس کی صراحت ہو گئی

مسکرائی تھی تجھے دیوارِ کعبہ دیکھ کر — اس صلے میں وہ بھی محرابِ عبادت ہو گئی

جھک گیا کعبے کی جانب خود بخود دنیا کا سر — تیرے قدموں کی بدولت اس کی حرمت ہو گئی

سونے والے کچھ خبر ہے کس کا تو بک گیا — تیری بیداری سے بہتر تیری غفلت ہو گئی

خواب ہی میں مشتری سے ہو گیا سودا تیرا — چوکنے پر بھی نہ پوچھا کتنی قیمت ہو گئی

نفس کے بدلے ملی خوشنودیٔ پروردگار — تیری دنیا ہو گئی اور تیری جنت ہو گئی

(۳۹) نصیری کا خدا

(شبیر حسن)

مرحبا ہمنامِ حق شاہِ ہدیٰ پیدا ہوا — اے خوشا وجہِ تنزل انما پیدا ہوا

گلشنِ اسلام میں غنچے کھلے چٹکی کلی — رونقِ عالم وصیٔ مصطفیٰؐ پیدا ہوا

نورِ حیدرؑ کی تجلی سے جہاں معمور ہے — ہو مبارک آج اپنا پیشوا پیدا ہوا

مقصدِ تعمیرِ کعبہ ہوگیا سب پر جلی — زیبِ کرسی زینتِ عرشِ عُلا پیدا ہُوا

اے خوشا بزم نشاط روزِ میلادِ نبی! — دھوم ہے گھر میں خدا کے مرتضیٰؑ پیدا ہُوا

مشکلاتِ دو جہاں کا غم نہیں دل کو ذرا — غمگسارِ دو جہاں مشکل کشا پیدا ہُوا

قلبِ مومن میں خمارِ بادۂ صد طور ہے — بُت شکن مولا امام دوسرا پیدا ہُوا

(مونس)

(۴۰) مولودِ کعبہ

وُہ کعبہ قبلۂ عالم زچہ خانہ علیؑ کا ہے — ہدایت کا سبب فعل حکیمانہ علیؑ کا ہے

ہے کعبہ ہادیٔ عالم ہے کعبہ کا علیؑ ہادی — ہے پروانہ جہاں جس کا وُہ پروانہ علیؑ کا ہے

کہیں فرمانِ بلغ ہے کہیں ارشادِ من یشری — جسے قرآن فرمایا وُہ افسانہ علیؑ کا ہے

علیؑ کے فرقِ اقدس پہ ہے تاجِ قُل کفیٰ زیبا — لباسِ ھَل اَتیٰ ملبوس شاہانہ علیؑ کا ہے

علیؑ کا سورۂ توبہ میں ہے وصف جہاد آیا — رقم قرآن میں بابِ شجاعانہ علیؑ کا ہے

علیؑ نے اپنے قاتل کو دیا ہے جام شربت کا — فقط عالم میں یہ بذلِ کریمانہ علیؑ کا ہے

غدیرِ خم کا میکش ہے خدا ساقی پیمبر ہے — یہ مے حُبِّ علیؑ کا ہے یہ میخانہ علیؑ کا ہے

نہیں تم جانتے جو کچھ وُہ اہلِ ذکر سے پوچھو — کتابِ حق میں وُہ وصفِ علیمانہ علیؑ کا ہے

سلونی کہتے تھے مولا تھا زیبا ان کو یہ دعویٰ — کلامِ حق ہر اک خطبہ فصیحانہ علیؑ کا ہے

(وصیت ڈیروی)

(۴۱) علی ابن ابی طالبؑ

جہاں میں دیکھئے ہر سمت فیضِ عام حیدرؑ کا — لبالب بادۂ عرفاں سے دیکھو جام حیدرؑ کا

ملائک آسماں پر مدح خواں مشکل کشا کے ہیں — زمیں پر جن و انس کی زباں پر نام حیدرؑ کا

کیا ہے حق کا آخر بول بالا کس نے دُنیا میں — رہے گا تا قیامت سب سے بالا نام حیدرؑ کا

علیؑ نے دوشِ احمدؐ پر خدا کے گھر میں بُت توڑے — خوشا عظمت خوشا قسمت خوشا یہ کام حیدرؑ کا

شجاعت میں اصالت میں نظیر اپنی نہیں رکھتا — پچھاڑے مرحب و عنتر کو یہ ہے کام حیدرؑ کا

علیؑ کو پہلوانانِ جہاں بھی پیشوا مانیں مُد — ہر اک زورِ زماں کے لب پہ دیکھو نام حیدرؑ کا

(کوثر)

(۴۲) بوتراب دو

اِک نور سے جو خلق ہوئے آفتاب دو — کل کائنات میں تھے یہی انتخاب دو

ہوتی اگر نہ ختمِ نبوّت رسولؐ پر — اسلام ایک ہوتا رسالت مآب دو

بنتِ نبی کہ جس کو خدا نے بہ لُطفِ خاص — بخشے مباہلے کے لئے انتخاب دو

تطہیر کا نقاب بھی چادر کے ساتھ تھا — تھے روئے پاک بنتِ نبی پر نقاب دو

یوں جلوہ گر تھے تحتِ کسائے فاطمہؑ کے چاند — برجِ شرف میں جیسے ملیں آفتاب دو

جبریلؑ کو یہ حکم تھا ایک جا ہیں پنجتنؑ — آلِ عبا کا میری طرف سے خطاب دو

کرتے رہیں گے ان کی جو دُنیا میں پیروی — نیکی کریں گے ایک ملیں گے ثواب دو

دشمن یہاں ذلیل وہاں داخلِ سقر ہوگا گناہ ایک سہیں گے عذاب دو
ہمشکل مصطفےٰؐ کی جوانی خدا گواہ ظاہر میں صرف ایک بہ باطن شباب دو
اک اپنے جد کا ایک خود اپنے جمال کا جیسے فلک پہ جلوہ نما آفتاب دو
معراج میں نبیؐ تھے ادھر اس طرف علیؑ مہمان کبریا نے کئے انتخاب دو
بستر پہ بھی علیؑ تھے سرِ عرش بھی علیؑ اس دن نبی تو ایک تھے اور بوتراب دو

(موجد سرسوی)

(۴۳) دُرِّ نجف

علیؑ کیا آئے کعبے میں کہ ظلمت کفر کی سرکی گرے بُت اپنے طاقوں سے وہ ہیبت چھائی صفدر کی
فصاحت چومتی پھر کیوں نہ لب ہائے مبارک کو زباں چوسی علیؑ نے بچپنے میں جب پیمبرؐ کی
جو ٹکڑے کر رہا ہے آج گہوارے میں اژدر کے یہی بڑھ کر ہلا ڈالے گا چولیں بابِ خیبر کی
زمانہ دنگ ہے اللہ رے زورِ یداللّٰہی ! نہ روکی جا سکے گی جبریلؑ سے بھی ضرب حیدرؑ کی
لئے چُن چُن کے بدلے دُشمنانِ دینِ احمدؐ سے اڑائیں دھجیاں تیغ علیؑ نے عمرو عنتر کی !
اُحد ہو، بدر ہو، صفین ہو، خندق ہو، خیبر ہو خدا کے شیر ہی نے ہر مہم اسلام کی سر کی
پچھاڑا کُل ایماں نے مجسّم کفر کو جس دم صدا ناقوس سے آنے لگی اللہ اکبر کی !
بھلا دُرِّ نجف سے واسطہ کیا سنگریزوں کو عبث پھر ہمسری یاروں نے کی نفسِ پیمبرؐ کی

(حیدر نہوڑی)

(۴۴) روضۂ علیؑ

نظر روضہ علیؑ کا آ رہا ہے! جنوں کا جوش بڑھتا جا رہا ہے
شبِ معراج محبوبؐ خدا کو خدا کے گھر بلایا جا رہا ہے
پسِ پردہ سراپا راز بن کر علیؑ کا ہاتھ دیکھا جا رہا ہے
نبیؐ کے ساتھ حیدرؑ جا رہے ہیں وُہ بے سایہ کا سایہ جا رہا ہے
علیؑ کی قوّتِ بازو کے صدقے نبیؐ کا دین بڑھتا جا رہا ہے
شبِ ہجرت رضائے حق کے بدلے خود اپنی جاں کو بیچا جا رہا ہے
درِ خیبر اکھاڑا اور پھینکا نشانِ دین گاڑا جا رہا ہے
نبیؐ مَنْ کُنْتُ مَوْلَا کہہ رہے ہیں مکمّل دین ہوتا جا رہا ہے
نہ جانے کس کی کعبے میں ہے آمد بُتوں کا سر بھی جُھکتا جا رہا ہے

(فدا بخاری)

(۴۵) خوشا بخت آیا وُہ ساقی ھمارا

وُہ بُلبل کا نغمہ وُہ گُل کا اشارا وُہ کوثر کی موجوں نے اُٹھ کر پُکارا
چلے آؤ نزدیک ہے اب کنارا چمکتا ہے کعبے کی قسمت کا تارا
خوشا بخت آیا وُہ ساقی ہمارا

(۴۷) سلام جناب امیر علیہ السلام

سلام اُسپر کہ جسکے عقد میں احمدؐ کی دختر ہے ۔ سلام اسپر میرا جو والدِ شبیرؑ و شبر ہے
سلام اسپر ولادت جسنے بیت اللہ میں پائی ۔ سلام اسپر میرا جو فاتحِ صفین و خیبر ہے
سلام اسپر رکھے جسنے قدم مہرِ نبوت پر ۔ سلام اسپر میرا جسنے کہ توڑا لات کا سر ہے
سلام اسپر رکوع حق میں دی انگشتری جس نے ۔ سلام اسپر گدا جس کا سلیماں کے برابر ہے
سلام اسپر کہ جسنے عہد میں اژدر کو چیرا ہے ۔ سلام اسپر جو حیدر ہے جو غازی ہے جو صفدر ہے
سلام اسپر سبق جسنے فرشتوں کو پڑھایا ہے ۔ سلام اسپر کیا جنات کو جسنے مسخر ہے
سلام اسپر کہ خاتونِ قیامت جسکی زوجہ ہے ۔ سلام اسپر میرا شاہِ شہیداں جسکا دلبر ہے
سلام اسپر میرا جو بائے بسم اللہ کا نقطہ ہے ۔ سلام اسپر کہ جسکا وصف قرآں میں سراسر ہے
سلام اسپر میرا جو فاطمہؑ زہرا کا شوہر ہے ۔ سلام اسپر ملی حق سے جسے تیغِ دو پیکر ہے
سلام اسپر کہ دی جسنے قطار اونٹوں کی سائل کو ۔ سلام اسپر میرا جو بادشاہِ خلق پرور ہے
سلام اسپر زمین کرتی ہے جس سے راز کی باتیں ۔ سلام اسپر میرا جو بادشاہِ ہفت کشور ہے
سلام اسپر میرا جو عالمِ علم لدنی ہے ۔ سلام اسپر سلام اسپر جو شہرِ علم کا در ہے
سلام اسپر کہ جو ہمنام ہے خلاقِ اکبر کا ۔ سلام اسپر دو عالم کا جو مرکز اور محور ہے
سلام اسپر کہ جسنے عمر بھر نانِ جویں کھائی ۔ سلام اسپر جسے کونینؑ کی نعمت میسر ہے

سلام اُس پر ستارا آسماں سے جس کے گھر اُترا ۔ سلام اُس پر پھرا جس کے لئے خورشید خاور ہے
سلام اُس پر سلونی کہتا تھا جو بر سرِ منبر ۔ سلام اُس پر کہ جس کے علم میں سب بحر ہے بر ہے
سلام اُس پر ہے زیبا جس کے سر پر تاج مَنْ یَّشْرِیْ ۔ سلام اُس پر بکا راہِ الٰہ میں جو کہ اکثر ہے
سلام اے قُل کفیٰ والے سلام اے انّما والے ۔ سلام اے ھَلْ اَتیٰ والے تو فیضِ شاہ گستر ہے
سلام اے مرتضٰیؑ تجھ پر سلام اے ایلیاؑ تجھ پر ۔ سلام اے رہنما تجھ پر تو ہادی ہے تو رہبر ہے
سلام اے مخبرِ صادق سلام اے مصحفِ ناطق ۔ سلام اے صاحبِ دُلدُل تو ہر بہتر سے بہتر ہے

(۴۸) قصیدہ در مدح امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام

آوازۂ غیبی وصفِ علیؑ میں وقتِ فضائل آجائے ۔ تائیدِ الٰہی یوں ہو جائے سامنے منزل آجائے
اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ یہ مرضی تھی خود خالق کی ۔ جبریلؑ امین اس در دا نے پر بن کے سائل آجائے
وہ چادر ایسی چادر ہو وہ بستر ایسا بستر ہو ۔ وہ سونا ایسا سونا ہو اللہ کا بھی دل آجائے
چالیس برس تک پنہاں رہا کیوں نورِ نبوت دُنیا میں ۔ خورشیدِ رسالت کہتا تھا میرا مہ کامل آجائے
جو گھر ہے حقیقی حیدرؑ کا وہ گھر ہے مجازی خالق کا ۔ اس شان کا بندہ جو ہو وہ حیدرؑ کے مقابل آجائے
ہے نطقِ قرآں نطقِ علیؑ قرآں سے پہلے آئے علیؑ ۔ پھر وحی الٰہی آتی رہے آیات کا حامل آجائے

معراج کو جائے رفرف پر مصحف ہے جلو میں کیا کہنا
حیدرؑ کے لئے پیدل گھر سے کعبہ میں وہ عادل آجائے (ولہٗ)

ساقیٔ کوثر و تسنیم امیر الامراء ! — بازوئے احمد مختار مبارک ہووے
خندق و بدر و اُحد جنگ جمل اور صفین — سر کٹے جس نے وہ جرّار مبارک ہووے
فتح خیبر کرو اور دین کا گاڑو جھنڈا — تم کو احمدؐ یہ علمدار مبارک ہووے
بیاہ کر بیٹی محمدؐ نے علیؑ سے یہ کہا — بھائی تم کو مرا گھر بار مبارک ہووے
سونا بستر پہ محمدؐ کے علیؑ کو ہو نصیب — حُزن صدیق کو فی الفور مبارک ہووے
اُمّتِ احمدِؐ مرسل کو مبارک ہو جناں — جو کہ مشرک ہیں انہیں نار مبارک ہووے
ہو مبارک ہمیں حیدرؑ سا جری اور دلیر ! — غیر کو اُلفتِ فرار مبارک ہووے
نرگسی چشم کے شیدائی کو ہو نور نصیب — ہیں جو کم گو انہیں گفتار مبارک ہووے
آج وہ دن ہے کہ کہتے ہیں خوشی سے مومن — آمدِ حیدرِؑ کرّار مبارک ہووے
وصیٔ احمدِؐ مرسل کا ظہور آج ہوا ہے — آج یہ جلسہ مزیدار مبارک ہووے
اے نبیؐ بھائی تمہیں، ہم کو ہمارا مولا — دین کو فوجوں کو سردار مبارک ہووے
جو منافق ہیں اُنہی کو ہو مبارک فرار — ہم کو تو حیدرِؑ کرّار مبارک ہووے

(۵۱) قصیدہ در شان حضرت علی علیہ السلام

قسمتِ کعبہ کی بیداری کا ساماں ہو گیا — آئینۂ تطہیر بن کر کوئی مہماں ہو گیا
دِل منوّر ہو گیا یوں عشق وجہ اللہ سے — داغہائے دل سے سینے میں چراغاں ہو گیا

پا گیا دُنیا و دیں کا حکمراں کعبے سے میں — شکر ہے آباد اس دل کا بیاباں ہو گیا
سرّ عشقِ مرتضےٰ جس دل پہ ہے دل ہے وہی — ہاتھ آیا یہ نگیں جس کے سلیماں ہو گیا
اُف ری بے تابی کھلی دیوار غنچے کی طرح — پھر جدارِ کعبہ میں اِک در نمایاں ہو گیا
فاطمہؑ بنتِ اسد بہرِ طواف آئیں اِدھر — ہو زچہ خانہ حرم یہ حُکمِ یزداں ہو گیا
دیکھ کر رُوئے علیؑ اصنام سب گرنے لگے — فیضِ نفس اللہ سے کعبہ مسلماں ہو گیا
کچھ خدا کہنے لگے مولیٰ کو کچھ نفسِ خدا — جس نے دیکھا رُخ کے آئینے کو حیراں ہو گیا
تم مسیحا ہو مسیحائی تمہیں اب چاہیے — دردِ دل سے یا علیؑ ۔ حیدر پریشاں ہو گیا

(حیدر)

(۵۲) قصیدہ در شان جناب امیر علیہ السلام

دل لئے ہاتھوں پہ پھرتا ہوں میں کعبے کی قسم — تم نے اُلفت چھوڑ دی لیکن ہوں میں ثابت قدم
تم کہیں پر بھی رہو گے دیکھ لوں گا میں تمہیں — اے بُت تو یہ جان رکھو دل ہے میرا جامِ جم
تم یہ کیسے بے وفا ہو شمع کو دیکھو ذرا — اُف نہیں کرتی زباں سر بھی جو ہو جائے قلم
اک مٹی کے کھلونے پر یہ تم کو ناز ہے — بھول کر اپنی حقیقت ڈھا رہے ہو یہ ستم
اب نہ رہ جائے گی دُنیا میں خدائی آپ کی — چھوڑنا اک دن پڑے گا آپ کو دیر و حرم
دے نہیں سکتے ہو کچھ بھی یہ ہمیں معلوم ہے — وعدۂ فردا کی کیوں کھاتے ہو پھر جھوٹی قسم
مانگئے اُن سے مرادیں ہاں نہیں تو کچھ نہیں — کیوں بھروسہ ہو بتوں پر ہیں صنم پھر بھی صنم

اپنے ہاتھوں سے بگاڑا شکل کو اسلام کی   ورنہ ایسی صورتیں کیوں دیکھتے آنکھوں سے ہم

مطلعِ ثانی

یاالٰہی آگئے دنیا میں یہ کس کے قدم   قبلہ رو جھکنے لگے ہیں آج کعبے کے قدم

مطلعِ ثالث

بُت بنے بیٹھے ہیں طاقوں پر وُہ کعبے کے صنم   بُت شکن کے آتے ہی کھُلنے لگا سب کا بھرم
یا علیؑ گھر میں خدا کے یہ تمہارا کام تھا   کون رکھ سکتا بھلا مُہرِ نبوّت پہ قدم
تیری ہمت کے تصدق تیری جرأت کے نثار   بسترِ احمدؐ پہ سو سکتا کسی میں تھا یہ دَم
جب سرِ مرحب پہ حیدرؓ کی پڑی تھی ذوالفقار   کُفر نے بوسے دیئے اسلام نے چُومے قدم

مطلعِ رابع

بائے بسم اللہ کے نقطے کی کھاتا ہوں قسم   جس قدر تعریف اس نقطے کی ہو پھر بھی ہے کم
بن گیا تیرا عمل دُنیا میں پتھر کی لکیر   مٹ نہیں سکتا مٹانے سے تیرا نقشِ قدم
طاعتِ معبود میں ایسی انگوٹھی تُو نے دی   ہوگیا سائل غنی اللہ رے شانِ کرم
رُخ رہا میداں کی جانب بات بھی کچھ کی اگر   فتحِ خیبر کے لئے حیدرؓ نے جب پایا علَم!
اب جھکی رہتی ہے گردن سامنے اسلام کے   کُفر کا سر اس طرح سے کر دیا مولا نے خم
وُہ عدالت کا زمانہ وُہ سیاست آپ کی   آج کل دیکھو تو ہیں دُنیا سے دونوں کالعدم

نام حیدر کا لیا کرتا ہوں اُٹھتے بیٹھتے   پاس میرے آ نہیں سکتے کبھی رنج و الم
حیدری نعرہ زباں پر ہاتھ میں کوثر کا جام   حشر کے میداں میں جائیں گے اسی صورت سے ہم

صاف کہتا ہے یہ نشترؔ خانۂ معبود میں
دم سے حیدرؓ کے بڑھا اسلام کا جاہ و حشم   (نشترؔ)

(۵۴) میلادِ حضرت علی علیہ السّلام

یہ کیسی آج کعبے سے گھٹا اُٹھی ہے مستانہ   ہوا جاتا ہے دِل اب خود بخود مائل بہ پیمانہ
ہوئی جاتی ہیں دل پر واردا تیں خواب و افسانہ   یہ ہے حدِ جنوں دل بھی نظر آتا ہے بیگانہ
اُٹھے جاتے ہیں وارفتہ قدم کیوں سُوئے میخانہ   الٰہی خیر ہو توبہ کی ہٹ ہے بس یہ رندانہ
جہاں محمد عادل کا وہیں ذوقِ نظر لے چل   نہیں کچھ شرط اس کی، ہو وُہ کعبہ یا کہ بتخانہ
وہی چودہ پیوں گا جام ساقی جن کی عادت ہے   یہ ہے تیری عطا چاہے لُٹا دے آج مے خانہ
وُہ ہے ساقی خمار آجائے جس کا نام لینے سے   کہاں کا بادۂ گلفام کیسا جام و پیمانہ
سُوئے کعبہ تم اے بنتِ اسد کیا لینے جاتی ہو!   خدا کی دین میرا مُدعا احمدؐ کا پروانہ
یہ ہے دیوار کعبہ کی کسی کی چشمِ وا گویا   کسی کے واسطے ہے گود پھیلائے زچہ خانہ
علیؑ کو غور سے دیکھو تو گویا صاف ظاہر ہے   سُناتی ہیں یہ بند آنکھیں شبِ ہجرت کا افسانہ
نصیری کو بھلا دھوکا نہ کیونکر ہو ذرا سوچو تو   علیؑ خود مظہرِ قدرت خدا کا گھر زچہ خانہ

اچٹتی سی عنایت کی نظر ہو جائے گر مولٰے   غمِ آلام سے ہو جاؤں میں بالکل ہی بے گانہ

بلالو پھر ہُوا ہے ہجر میں یہ حال ساجدؔ کا
کوئی کہتا ہے مجنوں اور کوئی کہتا ہے دیوانہ

(ساجدؔ)

(۵۴) جشنِ ولادت جناب امیر علیہ السّلام

وُہ دیکھو مست گھٹا ناچنے لگی چھم چھم!   پلا پلا مرے ساقی نثارِ چشمِ کرم
سبو سے کام نہ نکلے گا جانِ من ساقی   یہ کیا ہے گل کی کٹوری میں قطرۂ شبنم
رجب کی تیرھویں کیا کیا سعادتیں لائی   زمانے بھر کو ملا نقدِ عز و جاہ و حشم
زہے جمال و جلالِ جبینِ مظہرِ حق   بتوں کو یادِ خدا آگئی خدا کی قسم
نسیمِ لُطف کی گلکاریوں کا کیا کہنا   کھلی ہے غنچۂ دل کی طرح جدارِ حرم
خوشا مقدرِ گیتی ابو ترابؑ آئے   جھکے ہیں شوق کے سجدے میں حضرتِ آدمؑ
خلیلؑ یہ ہے حقیقت میں شانِ بُت شکنی   کہ نام سُنتے ہی گر پڑکے ٹوٹ جائیں صنم
خضرؑ کو تیرے ہی قدموں ملی یہ عُمرِ دراز   ترے ہی دم سے مسیحا میں دم ہے تا این دم
کہاں نہیں تیری مشکل کشائیاں مشہور   زمیں پہ تیری عنایت فلک پہ تیرا قدم
میری وفاؤں کی جی بھر کے حسرتیں نکلیں   خدا کرے کہ وُہ جاری رکھیں یہ مشقِ ستم
نفس نفس میں جوانی قدم قدم پہ شباب   روش روش ہے گلستاں چمن چمن ہے ارم

(۵۵) کاسرالاصنام

علیؑ کے اوج کا دیکھا کمال کعبے میں   بتوں کو جبکہ کیا پائمال کعبے میں
نبیؐ کے دوش پہ رکھے جو پاؤں حیدرؑ نے   عجب ملا شرفِ لازوال کعبے میں
نبیؐ کی مُہرِ نبوّت علیؑ کا نقشِ قدم   ہے فرق دونوں میں بار و محال کعبے میں
اگر وُہ چاہتے انگلی سے تو گرا سکتے،   نبیؐ کو آیا مگر یہ خیال کعبے میں
علیؑ کی شان دکھا دوں مَیں اپنی اُمّت کو   ملے علیؑ کو شرف بے مثال کعبے میں
بیان علیؑ کی ہو کیا تم سے بُت شکنی   کیا خدا و نبیؐ کو نہال کعبے میں
اکھاڑ پھینکا ہے لات و مناۃ و عزّیٰ کو   پڑے زمیں پہ ہیں تینوں نڈھال کعبے میں
خدا کے گھر میں خدائی بتوں نے برسوں کی،   خدا کو آیا نہ ہرگز جلال کعبے میں
علیؑ کو بھی جو کسی پر نہ غیظ آئے تو کیا   میں پیش کر ہی چکا ہوں مثال کعبے میں
خدا گواہ ہے کعبہ بنا ہے کب کعبہ   جب آیا بنتِ اسد کا وُہ لال کعبے میں
خدا کے خوف سے بُت کانپنے لگے سارے   جو آگئے اسدِ ذوالجلال کعبے میں

مئے ولائے علیؑ سے ہو دل مرا سرشار
یہ وُہ شراب ہے جو ہے حلال کعبے میں

(وصیتؔ ڈیروی)

(۵۶) علیؑ ابنِ ابی طالبؑ

علیؑ صدرِ امامت نائبِ صدرِ نبوّت ہے — علیؑ صدیقِ اکبر ہے علیؑ فاروقِ اُمّت ہے
علیؑ تکمیلِ دینِ حق علیؑ منشائے قدرت ہے — علیؑ اتمامِ حجّت ہے علیؑ اتمامِ نعمت ہے
علیؑ مولےٰ علیؑ ہادی علیؑ نفسِ پیمبرؐ ہے — علیؑ ہے مظہرِ دینِ خدا فخرِ صداقت ہے
علیؑ ہی بابِ شہرِ علم و عرفانِ محمدؐ ہے — علیؑ ہے عالمِ علمِ لدنی بحرِ حکمت ہے
علیؑ ہے مردِ مومن اور ایمانِ مجسّم ہے — علیؑ کو دیکھنا اور ذکر کرنا بھی عبادت ہے
علیؑ کی ضربِ خندق افضلِ زہدِ دو عالم ہے — علیؑ کے علم پر قرباں فطرت کی لطافت ہے
علیؑ ہے فاتحِ بدر و حنین و خندق و خیبر — علیؑ اعجازِ قدرت ہے علی مفتاحِ جنّت ہے
علیؑ روحِ محمدؐ ہے علی جسمِ محمدؐ ہے — علیؑ معصوم ہے پابندِ احکامِ شریعت ہے

(۵۷) تصویرِ کعبہ
(کوثر جعفری)

زہے عزّت و شانِ توقیرِ کعبہ — کوئی کھینچ لے آج تصویرِ کعبہ
ہوئی شق وہ دیوارِ کعبے کی خود ہی — نہ کھولی کسی نے جو زنجیرِ کعبہ
ہوئیں داخلِ کعبہ بنتِ اسد کیا — بڑھی اہلِ کعبہ پہ توقیرِ کعبہ
نہ پڑتا جو دیوارِ کعبہ میں رخنہ — نہ کھلتا کبھی رازِ تعمیرِ کعبہ
عیاں ہو رہا ہے وہ نورِ تجلّے — فزوں تر ہوئی جس سے تنویرِ کعبہ
ہوئی جس زمیں پر علیؑ کی ولادت — بنی خاکِ کعبہ وہ اکسیرِ کعبہ

(۵۸) مدحِ امیر المومنینؑ
(اختر نگینوی)

وہ دل جنّت ہے جس دل میں محبت مرتضیٰؑ کی ہے — جہنّم ہے وہ دل جس میں عداوت مرتضیٰؑ کی ہے
ہوئی ہے اس طرح تقسیمِ کارِ منصبی ان میں — رسالت مصطفےٰؐ کی ہے امامت مرتضیٰؑ کی ہے
مدینے میں کوئی انسان بھوکا سو نہیں سکتا — کہ شب میں رزق پہنچانے کی عادت مرتضیٰؑ کی ہے
دو عالم سامنے ہیں جامِ جم صدقے ان آنکھوں کے — نہاں جس سے نہیں کچھ وہ بصیرت مرتضیٰؑ کی ہے
محبِ ساغر پہ ساغر کیوں نہ پائیں حوضِ کوثر پر — سفارش فاطمہؑ کی ہے عنایت مرتضیٰؑ کی ہے
دو عالم کی عبادت سے ہے افضل ان کی جب ضربت — تو کس پایہ کی پھر یا رب عبادت مرتضیٰؑ کی ہے

(۵۹) سلام بحضور تاجدارِ ولایت ہو
(اعظم)

سلام سیدِ کون و مکاں سلام علیک — سلام بادشہِ انس و جاں سلام علیک
سلام راہبرِ قدسیاں سلام علیک — سلام ناظمِ ہر دو جہاں سلام علیک
سلام سایۂ رحمت نشاں سلام علیک — سلام رونقِ باغِ جناں سلام علیک
سلام ناصرِ پیغمبراں سلام علیک — سلام نفسِ شہِ مرسلاں سلام علیک

خلیلِ کعبۂ ایماں علیؑ ولی اللہ
بہارِ گلشنِ رضواں علیؑ ولی اللہ

سلام بحضورِ تاجدارِ ولایت!

سلام مظہرِ ذاتِ خدا سلام علیکؑ　　سلام جان و دلِ مصطفےٰؐ سلام علیکؑ
سلام ہادیٔ راہِ خدا سلام علیکؑ　　سلام آئینۂ حق نما سلام علیکؑ
سلام تاجورِ قُل کفیٰ سلام علیکؑ　　سلام زیبِ دہِ ھل اتیٰ سلام علیکؑ
سلام زینتِ ارض و سما سلام علیکؑ　　سلام مولیٰ علیؑ مرتضےٰ سلام علیکؑ
ظہورِ شانِ ولایت علیؑ ولی اللہ
معینِ ختمِ رسالت علیؑ ولی اللہ　　(مولوی محسن عمرانی)

(٦٠)　ولادتِ امام حسینؑ!

پیامِ حق کو نویدِ بقا مبارک ہو　　ولادتِ شہِ کرب و بلا مبارک ہو
نبیؐ کے گھر میں شہادت کا تاجدار آیا　　خدا کی دین ہے نامِ خدا مبارک ہو
نبیؐ کے سایہ میں آلِ عبا کے جھرمٹ میں　　درودِ خامسِ آلِ عبؑا مبارک ہو
یہ کس کا پھول ہے اے نورِ اوّلیں کی بہا　　یہ کس کا چاند ہے صلّ علےٰ مبارک ہو
اسی کو گود میں لے کر مباہلہ ہوگا　　لبِ رسُولؐ کو ابنا ثنا مبارک ہو
اسی کو کاندھے پہ بٹھلا کے ہوں گی تبلیغیں　　عروجِ قبلہ کو قبلہ نما مبارک ہو
حسینؑ آ گئے اسلام ہو گیا محفوظ　　دلِ رسُولؐ کو یہ آسرا مبارک ہو
جو اپنے خون سے حد بندیاں کرے روشن　　رہِ نجات کو وُہ رہنما مبارک ہو
بفضلِ خاص خدا و بہ نامِ پاک حُسینؑ　　شعورِ مسلکِ ایماں رضا مبارک ہو
(سیّد آلِ رضا)

(٦١)　قصیدہ در شانِ فاطمہ زہراؑ عَلَیْہَا السَّلَام

پردۂ رحمت کی زینت اب دو بالا ہوگئی　　صورتِ تکمیلِ عالم آج پیدا ہوگئی
گھر رسُولؐ اللہ کا گلزارِ جنت بن گیا　　رونقِ جنّت سمٹ کر زیبِ بطحا ہو گئی
سیّدۂ خیر النّسا خاتونِ فردوسِ بریں　　وُہ شہِؐ کونین کے گھر آج پیدا ہوگئی
وُہ کہ جس کے واسطے جنّت سے حُلّے آ گئے　　وُہ کہ جو خاتونِ فردوسِ معلّےٰ ہوگئی
وُہ کہ جس کے واسطے زیورِ جناں سے آ گیا　　وُہ کہ جو تطہیر کی تصویرِ زیبا ہوگئی
وُہ کہ چکّی پیستے تھے جس کی جبریلؑ امیں　　آج وُہ مخدومۂ کونین پیدا ہوگئی
وُہ عبادت وُہ ریاضت وُہ قیام اور وُہ سجود　　جب مصلّیٰ پر گئی نفسِ مصلّےٰ ہوگئی
تجھ سے ہے تکوینِ عالم تجھ سے ہے تکمیلِ دین　　تُو حقیقت میں رضائے حق کی منشا ہوگئی
تُو نے اِک نصرانیہ کو بخش دی رُوحِ حیات　　فخرِ مریمؑ تھی مگر فخرِ مسیحؑا ہو گئی
(وصیّت ڈیروی)

(٦٢)　شانِ زہراؑ

جگر بندِ حبیبِؐ ایزدِ غفار ہے زہراؑ　　خدا کا نور ہے زہراؑ خدا کا پیار ہے زہراؑ
شریعت فاطمہؑ کی ہے امامت فاطمہؑ کی ہے　　زمانہ ہے منوّر مطلعِ انوار ہے زہراؑ

عبادت میں ریاضت میں قناعت میں سخاوت میں / خدا شاہد شبیہِ احمدِ مختار ہے زہراؑ

نبیؐ تعظیم کرتے ہیں نبوت ناز کرتی ہے / صدا قدرت کی آتی ہے مرا شہکار ہے زہراؑ

رسالت کو ضرورت آج ہے تصدیقِ زہراؑ کی! / نبی کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہے زہراؑ

چلیں تصدیق کو زہراؑ پکاریں حضرتِ حوّا / مرے سردار کی بیٹی مری سردار ہے زہراؑ

بچائی آبرو زہراؑ نے توحید و رسالت کی! / سلامِ حق تعالیٰ تجھ پہ سو سو بار ہے زہراؑ

فرشتے روٹیاں کھاتے نہیں یہ بات ثابت ہے / ترے گھر مانگنے آئے یہ کیا اسرار ہے زہراؑ

دلائے فاطمہؑ زہراؑ ہے کیا اجرِ رسالت ہے / شفاعت کیلئے تیری ولا درکار ہے زہراؑ

ہیں صدیقہ جناب فاطمہؑ قرآں سے ثابت ہے / مگر اُمت نے جھٹلایا اسے ناچار ہے زہراؑ

غلط ہے جو کہے ورثہ نہیں ہوتا رسولوں کا! / شہِ لولاک کے ورثہ کی دعوے دار ہے زہراؑ

ہوئی اولاد وارث انبیا کی دیکھئے قرآں / محمدؐ مصطفٰےؐ کے بعد بھی حقدار ہے زہراؑ

(وصیت ڈیروی)

(۶۳) خاتونِ جنتؑ

نہاں معراجِ پیغمبرؐ میں رفعت فاطمہؑ کی ہے / کہ سیبِ گلشنِ جنت میں نکہت فاطمہؑ کی ہے

نبیؐ نے نوش فرمایا ہے آدھا سیب جنت میں / یہ سب کچھ کیا ہے روحانی بشارت فاطمہؑ کی ہے

بنا ہے رشکِ صد خلدِ بریں حجرہ خدیجہؓ کا / رسولؐ اللہ کے گھر میں ولادت فاطمہؑ کی ہے

زنانِ مشرکہ کیونکر زچہ خانے میں آسکتیں / کہ وجہِ آیۂ تطہیر عصمت فاطمہؑ کی ہے

جناں سے مریمؑ آئیں ساتھ اُن کے آسیہ آئیں / کہ ہیں مخدومۂ جنت یہ عزت فاطمہؑ کی ہے

بہن موسیٰؑ کی کلثوم آئیں سارہ آئیں جنت سے / دو عالم میں عجب شانِ جلالت فاطمہؑ کی ہے

گلے مل کر خدیجہؓ نے کہا تم نے عنایت کی / وہ سب بولیں کہ اے بی بی عنایت فاطمہؑ کی ہے

یکایک بن گیا حجرہ وہ رشکِ وادیٔ ایمن! / ندائے ہاتفِ غیب آئی طلعت فاطمہؑ کی ہے

جہاں میں آ کے پہلے سر جھکایا سجدۂ حق میں / زمیں بولی کہ یہ شانِ عبادت فاطمہؑ کی ہے

جناں سے حوریں لائیں آبِ کوثر آفتابے میں / ہے کوثر فاطمہؑ کی ملک جنت فاطمہؑ کی ہے

اُڑھایا آسیہ نے مقنعۂ پُر نورِ جنت کا / کہ وجہِ مرضیٔ معبود خدمت فاطمہؑ کی ہے

لگا کر عطر بولیں مریمؑ و کلثومؑ آپس میں / نہیں یہ عطر کی خوشبو یہ نکہت فاطمہؑ کی ہے

تھیں مریمؑ اک نبیؑ کی ماں یہاں گیارہ اماموں کی / کہ قائم تا قیامت شانِ عصمت فاطمہؑ کی ہے

برائے مومنیں ہیں تیرہ آئینے ہدایت کے / برائے مومنات اک پاک سیرت فاطمہؑ کی ہے

ملک آیا ہے آٹا پیسنے گردش میں ہے چکی / صدائے آسیہ ہے یہ کرامت فاطمہؑ کی ہے

جو بیٹی سامنے آئی نبیؐ تعظیم کو اُٹھے / خدا رکھے یہ عظمت ہے یہ رفعت فاطمہؑ کی ہے

ضرور اس کی شفاعت آپ فرمائیں گے محشر میں / کہ جس نے آپ کے بچوں سے اُلفت فاطمہؑ کی ہے

خبیرؔ پُر گناہ تو قابلِ جنت نہیں ہر گز
مگر رحمت یہ کہتی ہے مروت فاطمہؑ کی ہے

(خبیر لکھنوی)

(۶۴) اِیوانِ فاطمہؑ

اندازہیں عجب تو عجب شانِ فاطمہؑ   قربانِ فاطمہؑ ہوں میں قربان فاطمہؑ
تعظیم کے لئے ہوں کھڑے سرورِؐ اُمم   اے شانِ کردگار یہ ہے شانِ فاطمہؑ
گویا زبانِ حال سے ہے عرشِ کبریا   افضل ہے مجھ سے رتبۂ ایوانِ فاطمہؑ
کیا عزتِ بتولؑ ہے کیا شانِ فاطمہؑ   اللہ والے ہوتے ہیں قربان فاطمہؑ
گرتے ہیں ٹوٹ ٹوٹ کے انجم پئے سجود   اے مرحبا ترقیٔ ایوانِ فاطمہؑ
چادر ہٹی تو شرم سے نکلا نہ آفتاب   اللہ رے تجلّیٔ ایمانِ فاطمہؑ
شمس و قمر، نجوم و شجر، بحر و بر تمام   ارض و سما ہیں تابعِ فرمانِ فاطمہؑ
شوہر ابوتراب پدر آسماں جناب   اے شانِ کردگار یہ ہے شانِ فاطمہؑ
ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر ہے بے نظیر   شانِ رسولؐ، شانِ علیؑ، شانِ فاطمہؑ
کیا عام عورتوں سے ہو زہراؑ کو واسطہ   مریمؑ سے بھی سوا ہے سوا شانِ فاطمہؑ
وہ اِک نبیؑ کی ماں تھیں یہ گیارہ امامؑ کی   ظاہر اسی سے ہوتا ہے رجحانِ فاطمہؑ
قائمؑ کے دم سے صبحِ قیامت تک اے خدا   تازہ رہے بہارِ گلستانِ فاطمہؑ

دنیا ہو یا ہو حشر کا میدان اے وفاؔ
چھوٹے کہیں نہ ہاتھ سے دامانِ فاطمہؑ   (وفاؔ ملک پوری)

(۶۵) بنتِ رسولؐ

فاطمہؑ سرخیل بزمِ آلِ اطہر ہوگئیں × شانِ عصمت میں پیمبرؐ کے برابر ہوگئیں!
مہر و مہ خاموش تھے تاریک تھی بزمِ جہاں   نورِ زہراؑ سے یہ دو شمعیں منوّر ہوگئیں
مادرِ سبطین و محسن دخترِ ختمِ رُسلؐ   ہر طرح ازواجِ پیغمبرؐ سے برتر ہوگئیں
زوجیت سے بڑھ گئی شانِ صفاتِ مرتضٰے   فاطمہؑ زینت دہِ اوصافِ شوہر ہوگئیں
ساقیٔ کوثر سا شوہر مل گیا زہراؑ کو جب!   فخرِ مریمؑ ہوگئیں خاتونِ محشر ہوگئیں
کچھ علیؑ کی قوتیں اور کچھ دُعائیں آپ کی   دونوں مل کر فاتحِ احزاب و خیبر ہوگئیں
فقر میں حُسنِ عطا اتنا پسندِ حق ہُوا   آیتیں قرآن کی زہراؑ کا زیور ہوگئیں
آپ کی تسبیح سیکھی ساکنانِ عرش نے   فاطمہؑ اُستادِ ذکرِ ربِّ اکبر ہوگئیں
تھام کر منظور بندوں پر بہ عنوانِ حجاز × سب کی عصمت پوشیاں زہراؑ کی چادر ہوگئیں
اشک کی بوندیں عبادت میں جو ٹپکیں آنکھ سے   خلد میں سب شاملِ تسنیم و کوثر ہوگئیں
ان کے سجدے رونقِ سجادۂ زہد و عمل   ان کی منبر کی حدیثیں زیبِ منبر ہوگئیں
بزمِ شادی میں یہودی کی جو پہنچیں فاطمہؑ   گھر منوّر ہوگیا گلیاں معطّر ہوگئیں!

جو ہوا اولاد میں ہر وصف میں اکمل ہُوا
خوبیاں عصمت کی جزوِ شیرِ مادر ہوگئیں   (سلیم)

(۶۶) مقصدِ قربیٰ

سلام اے مخزنِ رحمت سلام اے پیکرِ عصمت
سلام اے منبعِ حکمت سلام اے معدنِ حکمت

سلام اس پر جسے مخدومۂ کونین کہتے ہیں
سلام اس پر کہ جس کو مادرِ حسنینؑ کہتے ہیں

سلام اس ذات پر جس پر رسالت ناز کرتی ہے
نبوت ناز کرتی ہے امامت ناز کرتی ہے

سلام اے سیدہؑ اے صابرہ صدیقۂ کبریٰ
سلام اے حرمتِ مریمؑ سلام اے مقصدِ قربیٰ

سلام اے مخزنِ خلق و مروت زوجۂ حیدرؓ
سلام اے نازشِ مریمؑ سلام اے شافعِ محشر

محمد مصطفیٰ ہیں آنکھ اس کا نور ہیں زہراؑ
ادائے جلوۂ برقِ ضیائے طور ہیں زہراؑ

بتولِ پاک محشر میں جو خاتونِ جناں تو ہے
زماں تیرا مکاں تیرا یہاں تو ہے وہاں تو ہے

ہزاروں جنتیں قربان ہیں تیری طہارت پر
فدا کر دوں میں سارے حور و غلماں تیری عصمت پر

وہ مغضوبِ الٰہی ہے ستایا جس نے زہراؑ کو
سزاوارِ جہنم ہے رلایا جس نے زہراؑ کو

جناب فاطمۂ زہرا تیری آغوش کے پالے
خدا کا دین زندہ کر گئے کرب و بلا والے

(فدا بخاری)

(۶۷) جانِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زہے کمال شرف اے رسولؐ کی دختر
کہوں شریکِ نبوت کہ جزوِ پیغمبرؐ

جہادِ تیغ ادھر تھا جہادِ صبر ادھر
حسنؑ حسینؑ پہ وہ تیری تربیت کا اثر

تری روش پہ کوئی کر سکے گا کیا تنقید
تری کنیزوں نے کھائی نہیں کبھی ٹھوکر

کبھی ہدایتِ عالم کبھی عبادتِ حق!
تری حیات کے شعبے ہیں روشن تر

علیؑ سے مردِ مجاہد کی تو شریکِ حیات
قوی ہے درس ترا ذکر ترا طاقت ور

وہ زور شور سے اپنے حقوق کا اعلان
وہ سخت وار ترا خود غرض حکومت پر

دبا رہا ہے کچھ اس طرح بارِ احسانات
جھکے ہوئے ہیں ترے آگے پوری قوم کے سر

علیؑ نہ ہوتے تو ہوتا نہ کوئی کفو ترا
علیؑ ہے نفسِ پیمبرؐ تو جانِ پیغمبرؐ

تجھی سے پردۂ نسواں کی آن بان بڑھی
سنا ہے گھر میں بھی تیرے نہیں ہٹی چادر

جو تیرے غم میں ترے لاڈلوں کے غم میں نہ ہو
وہ شام شام نہیں ہے سحر نہیں ہے سحر

(خاور نوری)

(۶۸) گلدستۂ عصمت

اسلام کی نکہت ہے زہراؑ اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ
ایمان کی طلعت ہے زہراؑ اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ

قرآن کی عزت ہے زہراؑ اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ
قرآن کی صورت ہے زہراؑ اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ

دروازۂ زہراؑ پر آ کر کرتے تھے سلام رسولؐ خدا
قندیلِ امامت ہے زہراؑ اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ

بابا ہے نبیؐ شوہر ہے علیؑ بیٹے حسنینؑ خدا کے ولی
گلدستۂ عصمت ہے زہراؑ اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ

انصاف کا جوہر ہے زہراؑ فضہ کے برابر کام کیا
میزانِ عدالت ہے زہراؑ اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ

ہر تار ردائے زہراؑ کا ہے راہِ خدا کا راہ نما
تمہیدِ ہدایت ہے زہراؑ اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ

وہ آسیہ و حوا کا شرف وہ جنابِ رسولِ خدا کا شرف
تکمیلِ شرافت ہے زہراؑ اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ

(۶۹) معصومۂ کونین سلام اللہ علیہا

اے کہ ہستی ہے تری نازِ رسُولِؐ بطحا   سیّدہ فاطمہؑ زہرا و بتول و عذرا
تُو ہی آفاق میں ہے مادرِ ملّت بخُدا   تیری آغوش میں اسلام نے کی نشو و نما
صنفِ نسواں میں نہ ہوتی کملۂ عزو شرف × تُو اگر عالمِ امکاں میں نہ ہو جلوہ نما
ہاشمی رعب و جلالت ترے چہرے کی نقاب   منزلِ سجدۂ الفت ترا نقشِ کفِ پا
برکتیں وحیٔ الٰہی کی ترے گھر کا حصار   دامنِ عصمتِ مریمؑ ترے گھر کا پردہ
در وُہ در جس پہ ملک آئے گدائی کے لئے   گھر وُہ گھر جس سے بندھی خانۂ کعبے کی ہوا
نعمتِ آیۂ قرآں ترے روزے کی سند   غیرتِ میوۂ جنّت ترے فاقوں کا مزا
تیری پیوند کی چادر غربا کی تسکین   سر سے ہٹ جائے تو خورشید نہ ہو جلوہ نما
تری تہلیل سے جسمِ دُو جہاں میں لرزش   تیری تسبیح کہ جو عرش کا توڑے تارا
فاتحِ بدر کی تلوار سہیلی تیری ! × اس کی قسمت کہ اُٹھایا تیری باتوں کا مزا
تری مرضی پہ ہُوا رحمتِ باری کا نزول   اذن لے کر تیرے کاشانہ میں قرآن اُترا
ہے ترے دُودھ کی تاثیر یہ قومی تعمیر   اللہ اللہ ترے خونیں کفن و سبز قبا
سر اُٹھانے کے نہیں ملّتِ بیضا کی مجال   کہ خمِ گردنِ اسلام ہے احسان ترا
تیرے پردے کو سمجھ سکتی ہے کیا عقلِ بشر   اہلِ محشر سے بھی محشر میں رہے گا پردا

خالقِ حُسنِ علیؑ کو جو نہ پیدا کرتا   کوئی پیدا دُو عالم میں ترا کفو نہ تھا
آئے جبریلؑ امین عرش سے نسبت لے کر   یہ وُہ رشتہ ہے جہاں بیچ میں تھی وحیِ خدا
دست و پا چوم کے عصمت نے لگائی مہندی   چادرِ آیۂ تطہیر نے آنچل ڈالا
ہاشمی تیغوں کے سائے میں دُلہن گھر سے چلی   لا فتیٰ کا علیؑ باندھ کے آئے سہرا
باپ کے گھر سے ملا بخششِ اُمت کا جہیز   دونوں عالم نے کیا حدِّ ادب پر مُجرا
شادیٔ رابطۂ آدم و حوّا کی قسم!   پھر دولہن ایسی ہوئی اور نہ دُولہا ایسا

اور بیٹی ہی کوئی سرورِ عالم کی نہ تھی
اسی باعث کوئی پھر کعبے میں پیدا نہ ہُوا   (نجم آفندی)

(۷۰) قصیدہ در مدحِ حسنؑ

باغِ زہراؑ میں بہ عنوانِ بہار آج آگیا   آگیا ابنِ شہِ دُلدُل سوار آج آگیا
خیرِ کُل خُلقِ مجسّم صلحِ کُل آج آگیا   ساقیٔ میخانۂ پروردگار آج آگیا
مرکزِ رحمت نہ کیونکر سیّدہؑ کی گود ہو   دینِ محبوبِؐ خدا کا تاجدار آج آگیا
کاسرِ اصنام کا نورِ نظر میرا امامؑ   راکبِ دوشِ رسُولؐ کردگار آج آگیا
مرتضٰےؑ کے حلم کی تشریح کرنے کے لئے   مصطفٰےؐ کے خلق کا آئینہ دار آج آگیا
نائبِ اوّل علیؑ کا، فاطمہؑ کا مہ لقا   دُوسرا میرا امامِ ذی وقار آج آگیا

کلکِ قدرت نے لکھا ہے نام جس کا عرش پر　　فاطمہؑ کی گود میں وُہ تاجدار آج آگیا

ھَلْ اَتٰی وَ اِنَّمَا کا تاج زیبِ سر کئے　　دل شکستہ بیکسوں کا غمگسار آج آگیا

بابِ شہرِ علم کی تفسیر بن کر دہر میں　　مظہرِ اوصافِ شیرِ کردگار آج آگیا

تہنیت کے پھول برسائے پئے جشنِ حسنؑ　　ابرِ رحمت جوش میں بے اختیار آج آگیا

والقمر والشمس کی رعنائیوں کے ساتھ ساتھ　　ناخدائے کشتیٔ لیل و نہار آج آگیا

انکشاف مَعَ الصّابِرِیْن کے واسطے　　دلبرِ عقدہ کشا حق آشکار آج آگیا

دُوسرے ساقی کی آمد کے تصدق جائیے　　اپنے مسلک پر مزاجِ روزگار آج آگیا

بے تقاضہ بارشِ مستی دمے ہونے لگی!　　پھول برساتا ہُوا ابرِ بہار آج آگیا

ساغرِ تقویٰ کی سرشاری بڑھانے کے لئے　　میکدے تک زاہدِ شب زندہ دار آج آگیا

(نہال لکھنوی)

(۷۱) حسنِ مجتبےٰ ہو

زمیں پر عرش سے حُسنِ حسنؑ جو بے نقاب آیا　　پسینے آئے پھولوں کو ستاروں کو حجاب آیا

منور ہوگئی دُنیا وُہ جلووں کا شباب آیا　　فلک پر آفتاب آیا زمیں پر ماہتاب آیا

بلندی جس کی لفظوں میں بیاں ہو ہی نہیں سکتی　　قسم ہے دوشِ پیغمبرؐ کی وُہ عالی جناب آیا

جہاں میں رہنے والو ناز کر لو اپنی قسمت پر　　خدا شاہد زمیں پر اہلِ جنت کا شباب آیا

خود اپنے علم سے خالق نے جس کو علم بخشا ہے　　جہاں میں دُوسرا وُہ مصحفِ ناطق کا باب آیا

زمیں کی پستیوں نے بھی بلندیٔ فلک پائی　　امامِ دو جہاں آیا شہِ گردوں رکاب آیا

جہاں کے ذرّے ذرّے کو پیامِ امن تو دینے　　چلو اے خاک کے پتلو کہ جانِ بوتراب آیا

بغیر جنگ جس نے فتح کی بنیاد تو رکھ دی　　حسنؑ آئے تو دُنیا میں وُہ دورِ کامیاب آیا

حسینؑ آئے حسنؑ آئے یونہی تا حضرتِ حجتؑ　　محمدؐ کے گھرانے میں جو آیا لاجواب آیا

انہیں تعلیم کیا دے گا کوئی دنیا میں اے شارب　　یہ جب آئے تو خود علمِ لدُنی ہمرکاب آیا

(شارب)

(۷۲) قصیدۂ نیمۂ شعبان

سخن وُہ کام کا کب ہے نہ ہو جس سے اثر پیدا　　نہیں اس نخل سے ثمرہ نہ ہو جس میں ثمر پیدا

حسد کی آگ سے جلتا ہے حاسد تُو تو محفل میں　　نہیں میں نے کیا پیدا تو تو بھی کر ہنر پیدا

سخن شیریں کہاں نکلے زبانِ تند حاسد سے　　زمینِ شور سے ہرگز نہ ہوگا نیشکر پیدا

سخن سنجی ثنائے مہدیٔ دیں فرد نری ہے　　ہوئی ہے نیم شعباں کی زمانے میں خبر پیدا

ہُوا ہے آج وُہ پیدا خدا خود جس کا شیدا ہے　　ہُوا با عزّو شاں پیدا ہُوا با کرّ و فر پیدا

نہ جس کے بعد دنیا ہے نہ جس کے بعد ملت ہے　　ہُوا ہے نرجس خاتون کے ایسا بشر پیدا

نہ جس کے بعد شاہی ہے نہ جس کے بعد کشور ہے　　ہُوا ہے حکمِ خالق سے وُہ شاہِ بحر و بر پیدا

کرے گا سارے دینوں پر جو غالب دینِ احمدؐ کو　　وُہ مولا نا ہوا پیدا ہوا وُہ راہبر پیدا

علی ابنِ ابی طالب کا ہے لختِ جگر یہ بھی!　　ہُوا ہے شہرِ علمِ دیں کے در میں ادر در پیدا

محمدؐ نام احمدؐ کا محمدؐ نام مہدیؑ کا
کہیں پھر کیوں نہ سب مومن ہوا خیر البشر پیدا

جنابِ مہدیٔ دیں کے رُخِ انور کا جلوہ ہے
یہاں پیدا وہاں پیدا اِدھر پیدا اُدھر پیدا

عجب ہے قدرتِ حق اور عجب ہے معجزہ دیکھو
ہوا ہے چودھویں کا چاند بھی وقتِ سحر پیدا

نہ ہوتے یہ اگر پیدا تو دُنیا میں نہ پھر ہوتے
شجر پیدا حجر پیدا گہر پیدا البشر پیدا

جنابِ کوثری کا بس یہ ہے فیضان اے دلبر
مہارت نظم کی تُو نے جو کی ہے اس قدر پیدا (دلبر)

(۷۳) امامِ آخر الزماںؑ

جہاں میں مہدیؑ ہادی بصد عز و وقار آیا
وُہ آیا وصف قرآں میں ہے جس کا بار بار آیا

ولادت قائمِ آلِ عباؑ کی ہے مبارک ہو
خوشی سے چہرۂ دینِ پیمبرؐ پر نکھار آیا

تھی جس کی آمد آمد کی خبر آیاتِ قرآں میں
وُہ سُلطانِ زمانہ آج بعدِ انتظار آیا

اولی الامر اس کو فرمایا کبھی غیب اس کو فرمایا
رکھو غیبت پہ ایماں اس کی حکمِ کردگار آیا

وہی ہیں متقی غیبت پہ اِن کی جس کا ایماں ہے
جہاں میں آج اے صلِّ علیٰ وُہ تاجدار آیا

زمانے جو میں قائم ہے خلیفہ وُہ خدا کا ہے
کنارِ نرجسِ خاتون میں وُہ گلعذار آیا

اُسے خَیْرٌ لکُم فرمایا حق نے مدح خواں جس کا
وُہ قرآں کا شرف آیا وُہ قرآں کی بہار آیا

قرارِ کشتیٔ عالم قدم ہے مہدیٔ دیں کا
شہِ لولاکؐ کے فرزند پہ قدرت کو پیار آیا

گُلِ نرجس بہارِ گلشنِ ایماں ہے دُنیا میں
درود اُس پر سلام اُس پر وُہ شاہِ نامدار آیا

اسی کی شان میں ارشاد جاء الحق بھی آیا ہے
جو باطل کو مٹا دے گا وہی عرشِ افتخار آیا

لہٰذا اسلام کو غالب کرے گا ہاتھ سے اُن کے
خدا کا جس سے وعدہ ہے وُہ فخرِ ذوالفقار آیا

لحافظ ہے وُہ قرآں کا تدبر ہے وُہ دنیا کا
زمانے کا ہے اس کے ہاتھ میں سب اختیار آیا

وصیت کا وُہ کعبہ ہے وصیت کا وُہ قرآں ہے
پکارا جب اسے ہم نے سکوں آیا قرار آیا (وصیت ڈیڑی)

(۷۴) ولادتِ امامِ عصرؑ

بجتِ حق ہادیٔ دیں کی ولادت ہو گئی
یعنی اب تکمیل تسبیحِ امامت ہو گئی

ماصلِ عمرِ رواں وُہ ایک ساعت ہو گئی
جس میں کچھ ان کی توجہ کچھ عنایت ہو گئی!

ن جبیں کے ہر ارادے پر تصدق قصرِ خُلد!
جس جبیں کو آپ کی چوکھٹ سے نسبت ہو گئی

رھویں ساقی کی آمد کے تصدق جائیے
بزمِ دنیا منزلِ انوارِ رحمت ہو گئی

آخری تصویر ہے تصویرِ اوّل کی طرح
درحقیقت شاہکارِ دستِ قدرت ہو گئی

ے گُلِ نرجس جہاں ہیں آپ مصروفِ قیام
وُہ زمین فضلِ خدا سے رشکِ جنت ہو گئی

ہے تصور کی بدولت سامرہ پیشِ نگاہ
احتراماً سجدہ کرنے کی ضرورت ہو گئی

ڈگ کہتے ہیں درِ آلِ محمدؐ کا گدا
مَیں سمجھتا ہوں مجھے معراجِ اُلفت ہو گئی

کس مپرسی میں نہ پڑ جائے کہیں اس واسطے　　آپ کے قدموں سے وابستہ قیامت ہوگئی

جو بچھاتے ہیں مصلّےٰ اپنا سطحِ آب پر　　آبروئے بندگی ان کی عبادت ہوگئی

اُن کی نظروں میں جگہ پاتا ہوں میں اپنی نہالؔ

ہوگئی تکمیل منشائے محبّت ہوگئی ہو　　(نہالؔ رضوی)

(۷۵) قصیدہ امام عصرؑ

مجھ پہ نیازِ عشق ختم تجھ پہ ہے نازِ دلبری　　پھر خدا خدائے حُسن ایک نگاہِ سرسری

ذرۂ عشق ہم تو ہیں آپ ہیں آفتابِ عشق　　ذرہ پھر آفتاب کی کیسے کرے برابری!

وارثِ صبرِ مصطفےٰؐ وارثِ ضبطِ مرتضےٰؑ　　نورِ نگاہِ فاطمہؑ نورِ نگاہِ عسکری

میری جبینِ شوق میں سجدے تڑپ رہے ہیں دیکھ　　مجھ پہ بھی اک نگاہِ لطف نازشِ بندہ پروری

شوق کشاں کشاں مجھے سوئے عراق لے چلا　　پائے طلب میں ہے بھرا زورِ کمالِ رہبری!

مستِ مئے وفا ہے جو میں ہوں وہ رندِ لم یزلْ　　شیشۂ دل میں ہے شرابِ تیرے جمال کی بھری

کافی ہے حشر تک مجھے ایک نگاہِ بازگشت　　صدقۂ چشمِ نرگسی دیجئے جامِ کوثری!

تُو جو نہیں ہے بزم میں اب وُہ نہیں ہے دلکشی!　　گلشنِ دیں پہ چھا گئی فصلِ خزاں کی ابتری

قافلہ ہائے اہلِ دیں راہِ طلب میں لُٹ گیا　　راہبروں کے بھیس میں راہزنوں کی رہبری!

شوکتِ دینِ پاک کا دار و مدار تجھ پہ ہے　　برقِ تجلّیٔ ازل تیری نگاہ میں بھری

تیرے غلام جاں نثار فاتحِ ارض و روم و شام　　تُو ہے امامِ آخری ختم ہے تجھ پہ سروری

کس سے کہے تیرے سوا کوثرؔ سرگزشتِ غم

سُنتا ہے کون اب بھلا میری کہانی دُکھ بھری!　　(کوثرؔ جعفری)

(۷۶) امامِ عصرؑ

یا خداوندا امامِؑ دو جہاں کب آئیں گے!　　مالکِ کونین شاہِ کن فکاں کب آئیں گے

مالکِ علمِ لدُنی قرۃ العینِ رسولؐ　　سیّدِ ابرار فخرِ مرسلاں کب آئیں گے

حضرتِ عیسےٰؑ نے پائی زندگی جن کے طفیل　　عیسیٔ دوراں مسیحائے زماں کب آئیں گے

ہو کے ظاہر بھی سراپا راز ہے جن کا وجود　　مصطفےٰؐ کے دین کے وہ رازداں کب آئیں گے

قائمِ آلِ محمّدؐ مظہرِ شانِ خدا　　ہاتھ میں لے کر محمدؐ کا نشاں کب آئیں گے

اب تو وقت امداد کا ہے اے امامِؑ منتظر　　اب نہ آئے تو امامِؑ دو جہاں کب آئیں گے

قوتِ دینِ محمّدؐ ہادیٔ دینِ خدا　　رحمتِ حق وارثِ خُلدِ جناں کب آئیں گے

پھر یزیدی اور زیادی برسرِ پیکار ہیں　　پھر حسینؑ ابنِ علیؑ کے جانِ جاں کب آئیں گے

حضرتِ مہدیؑ کی آمد ہے جو پاکستان بنا　　دیکھئے مولائے کُلِ انس و جاں کب آئیں گے

منتظر ہیں انبیاءؑ جن کی زیارت کے فداؔ

مہدیٔ برحق امیرِ کارواں کب آئیں گے　　(فداؔ بخاری)

(۷۷) تمنّائے زیارتِ امامِ عصرؑ!

دِل کی دھڑکن میں کسی کی ہے تمنّا باقی　　دردِ کہتا ہے کہ ہے کوئی مسیحا باقی!
خونِ دل خونِ وفا خونِ تمنّا باقی　　ان کے دامن پہ ہے میرا کوئی دعوٰی باقی
آئیں گے جلد وُہ بالیں پہ یقیں ہے مجھ کو　　صادق الوعد کا رہتا نہیں وعدہ باقی
حشر میں ہوگا چمکتا وُہی چہرہ باقی　　قائمِ آلؑ کا جس سر میں ہے سودا باقی
مدحتِ آلِ نبیؐ اجرِ رسالت بن کر　　قلبِ بیدار میں رہتی ہے ہمیشہ باقی
نقشِ برآب جو رہبر تھے وُہ سب ڈُوب گئے　　میرے رہبر کا ہے پانی پہ مصلّا باقی!
اس کی جنّت بھی ہے کوثر بھی خدا اُس کا ہے　　قائمِ آلؑ سے ہے جس کو تولّا باقی
خضرؑ نے پائی حیاتِ ابدی جس کے طفیل؛　　آج بھی ہے وُہ پسِ پردۂ خضرا باقی
لوحِ محفوظ کا لکھا ہُوا پڑھنے والا!　　آلِ احمدؐ میں ہے اِک فردِ یگانا باقی
کیوں قیامت ہو بپا قبلِ ظہورِ مہدیؑ　　جسمِ بے سایہ کا عالم پہ ہے سایا باقی
کفر سامانِ جہاں ہے تو مجھے کیا غم ہے　　ابھی پردے میں ہے اک برقِ تجلّی باقی
ایسی ظلمت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے کے اُدھر　　یدِ قدرت کی قسم ہے یدِ بیضا باقی

جس کے چہرے کی زیارت بھی عبادت ہو جائے
دِل میں ہے اس کی زیارت کی تمنّا باقی　　(ثابت بنارسی)

---

(۷۸) بسلسلۂ ظہورِ امامؑ

نظر افروز سُنتا ہوں وُہ طلعت ہونے والی ہے　　دلِ مضطر تری تسکیں کی صورت ہونے والی ہے
سُنا ہے وُہ خراماں میکدے میں آنے والے ہیں　　خرامِ ناز سے پیدا قیامت ہونے والی ہے
جبینِ دہر سے تاریکیاں سب مٹنے والی ہیں　　جہاں میں میرے مولا کی حکومت ہونے والی ہے
دبک جائیں گی یہ سائنس کی ساری کراماتیں　　زمانے پر عیاں وُہ علم و حکمت ہونے والی ہے
زمانے کو ابھی دُنیا کے کاموں سے محبّت تھی،　　امورِ عافیت سے اب محبّت ہونے والی ہے
پڑھے جاتے ہیں ناول روزنامے اور افسانے　　بجائے اُن کے قرآں کی تلاوت ہونے والی ہے
صدائیں ریڈیو پر آتی تھیں اب تک تو گھر گھر سے　　اب ان کی جانشیں صوتِ عبادت ہونے والی ہے
سنیما دیکھنے کی دُور ہو جائے گی دلچسپی　　کہ اب دلچسپ مومن کی زیارت ہونے والی ہے
حقوق النّاس کو مدِّ نظر رکھے گا ہر انساں　　صحیح معنی میں قائم اب عدالت ہونے والی ہے
خلاصی اب ملی ہے ذہنی و جسمی غلامی سے　　میسّر عہدِ آزادی کی دولت ہونے والی ہے
جو تھی مستور پردۂ سول سے وہ حجت ہو گئی ظاہر　　بہت نزدیک ہے وُہ دن یہ شہرت ہونے والی ہے
بنیں گے مقتدی آکر فلک سے حضرت عیسٰیؑ　　نبوت غازۂ رُخِ امامت ہونے والی ہے

جو مومن ہیں انہیں دونی مسرّت ہونے والی ہے
جو منکر ہیں انہیں دُونی مصیبت ہونے والی ہے　　(خاور کربلائی)

(۷۹) امامِ حجتؑ!

ملک ہر ایک فلک سے پئے سلام آیا — زمیں پہ آج کوئی عرش احتشام آیا

یہ کس کے چہرۂ انور سے کی ہے کسبِ ضیا — یہ نور تجھ میں کہاں سے مہِ تمام آیا

یہ مدح خوانیاں ہوتی ہیں کس کی گلشن میں — زباں پہ بلبلِ سدرہ کے کس کا نام آیا

یہ فکر تھی کہ صدا دل نے دی یہ پہلو سے — جہاں میں آج مرا بارھواں امامؑ آیا

وصی احمدؐ مرسل امیر جن و بشر! — امامِ مہدیٔ دیں شاہِ خاص و عام آیا

کہاں ہے اے مرے مے کش نواز اے ساقی — پلا شراب کہ ہنگام دورِ جام آیا

مئے ولا سے کچھ اس طرح دل کی پیاس بجھا — کہے نہ حشر میں بھی کوئی تشنہ کام آیا

چمن میں آج پلا ہم کو ساغرِ گل رنگ — جنابِ نرجس خاتوں کا لالہ فام آیا

نبیؐ کے دین کا ڈنکا بجا کے عالم میں — یہ کفر و شرک سے لینے کو انتقام آیا

یہ کہہ کے شکر کا سجدہ کیا ہے عیسےٰؑ نے — مراد دل کی بر آئی مرا امامؑ آیا

خدا کی آخری حجت نبیؐ کا لختِ جگر — امام مہدیٔ ہادیؑ فلک مقام آیا

میں مدح ختم کروں مومنین درود پڑھیں
کہ میری نظم کا اب وقتِ اختتام آیا!

(افضال لکھنوی)

(۸۰) در شانِ امام آخر الزماںؑ

تصور میں جو آجاتے تمہارا نام ہو جاتا — تمہارا پردہ رہ جاتا ہمارا کام ہو جاتا

ہزاروں بار شعلوں کی نوازش دیکھنے والے — رُخِ انور ہی دکھلاتے تو فیضِ عام ہو جاتا

بھنور سے لا کے کشتی کو لگایا تم نے ساحل پہ — وگرنہ ظلمتِ تاریک میں اسلام ہو جاتا

مذاہب اور ملل ہر روز طعنہ زن رہا کرتے — یہی دورِ شقاوت میں بہت بدنام ہو جاتا

خدائی میں خلل پڑتا اگر ہوتا خدا ہوتا — بتوں کا بھی اثر دنیا میں طشت از بام ہو جاتا

بتوں کو توڑ کر تم نے بنایا کعبے کو کعبہ — خلیل اللہؑ کا مقصد ولے ناکام ہو جاتا

کھلا عقدہ شبِ معراج پردے سے کہ تم کیا ہو — یہ ظاہر کس طرح ہوتا اگر الہام ہو جاتا

مریضِ ہجر ہوں سب حال میرا تم پہ روشن ہے — مسیحائی جو دکھلاتے مجھے آرام ہو جاتا

حسن عباس کی عقدہ کشائی کیجیے مولا
قبولِ نظم پر ہی قابلِ انعام ہو جاتا

(حسن عباس)

(۸۱) ولادتِ امام حجتؑ!

اُمتِ احمدؐ کا رہبر بارھواں پیدا ہوا — کشتیٔ دُنیا کا لنگر بارھواں پیدا ہوا

مہدیٔ دیں آج آئے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ — والیٔ احکامِ داور بارھواں پیدا ہوا

ہے مدینہ علم کا احمدؐ، علیؑ ہے اس کا باب — اب یہ شہرِ علم کا در، بارھواں پیدا ہوا

مصطفےٰ شمس الضحیٰ ہیں اور علیؑ بدر الدجیٰ — آج یہ ماہِ منور بارھواں پیدا ہُوا
آج بُستانِ نبوت میں ہے اک تازہ بہا — باغِ احمدؐ میں گلِ تر بارھواں پیدا ہُوا
آج پھر جبریلؑ لائے حق تعالیٰ کا سلام — حامیٔ دینِ پیمبرؐ بارھواں پیدا ہُوا
آج کی شب آیۂ تطہیر پڑھتی ہے درُود — طاہر و اطہر مطہر بارھواں پیدا ہُوا
فرش سے تا عرش اب صلِ علیٰ کی دُھوم ہے — دوجہاں کا آج افسر بارھواں پیدا ہُوا
مومنو تم بھی پڑھو جوشِ مسرت سے درُود — آج حامی سب کے سر پر بارھواں پیدا ہُوا
اب مہِ شعبان المعظم ہو گیا — وُہ شہِ فرخندہ اختر بارھواں پیدا ہُوا
آج ایوانِ امامت میں چراغاں کیوں نہ ہو — گیارھویں معصوم کے گھر بارھواں پیدا ہُوا
دیتی ہیں حُوریں مبارک نرجسِ خاتون کو — آج انس و جن کا سرور بارھواں پیدا ہُوا

اے وصیت شاد ہو اب تیری قسمت کُھل گئی
ساقیٔ تسنیم و کوثر بارھواں پیدا ہُوا (وصیت ڈیروی)

(۸۲) عقیدت کے پھول

تمنا ہے مرے مالک کہ یہ جلدی خبر آئے — مبارک انتظارِ دید امامِ منتظر آئے
مصلا میرے مولا کا بچھا ہو آبِ دریا پر — زمیں پر شور ہو برپا کہ شاہِ بحر و بر آئے
اگر شوقِ زیارت دل میں پیدا ہو تو ایسا ہو! — اِدھر گھر سے قدم نکلے اُدھر جلوہ نظر آئے

چھپے تو مستقل شوقِ زیارت ہو گیا قائم — محبت بن کے جلوے دیدۂ تر میں اُتر آئے
مری تو یہ تمنا ہے درِ مولا پہ مر جاؤں — حیاتِ عارضی جائے حیاتِ معتبر آئے
جہاں میں کفر کے بادل ابھی کچھ اور چھائیں گے — نہ ہوں تاریکیاں اب تو زمانے میں نظر آئے
اگر صورت نہیں دیکھی تو خیر اللہ مالک ہے — مگر نظروں سے سجدہ تو تری چوکھٹ پہ کر آئے
امامِ غیب کے منکر عداوت راہ روکے ہے — یہ پردہ دل سے ہٹ جائے تو ہر جلوہ نظر آئے
درِ آلِ محمدؐ آئینہ ہے دینِ خالق کا! — جسے اسلام کے معنی سمجھنا ہو اِدھر آئے
زمانے نے بہت چاہا کوئی آئے نہ اس در پر — مگر جو آنے والے تھے وہ بے خوف و خطر آئے

میں مدت سے دُعائیں کر رہا ہوں دید کی شارب
نہ جانے کب غریبوں کی دُعاؤں میں اثر آئے (شارب)

(۸۳) امامِ عصر علیہ السلام

للہ رُخِ زیبا تو دکھا بھولا ہوا پھر افسانہ سُنا — سرِ شمعِ امامت بن کے ضیا اک عالم کو پروانا بنا
گھر دید کی حسرت میں چھوڑا جو آبھی گیا دیوانہ بنا — جو قصہ تھا تیرا اور مرا عالم میں وُہ اک افسانا بنا
ہر ہستی میں خالق کا جلوہ نظروں میں ہے ساری دُنیا — دنیا میں بھلا کیا نہ ہوا دنیا میں بھلا کیا نہ بنا
اب تک نہ یہ گلچیں نے پُوچھا غنچوں کو ہے آخر کیا شکوہ — آئے اسے پھر کیونکر نہ حیا مستانہ ترا مستانا بنا
ہے روزِ ازل سے چاہ تری اب تک سہیں گھڑیاں فرقت کی — مختار کیا دل کا تجھ کو تو کچھ بھی بنا میخانہ بنا

یہ عشوہ گری کب زیبا ہے کب پردے میں رہنا اچھا ہے — اک لطف کی ہم پر ہو جو نظر اپنوں کو نہ تو بیگانا بنا
ہے جشنِ ولادت اے ساقی ہے فصلِ بہاراں آئی ہوئی — ہاں آج پلا دے مے اتنی ہم رندوں کو مستانا بنا

افسر ہے یہ سچ کہنا تیرا عالم سے ہے یہ انداز جُدا
رندوں میں گیا تو رند بنا مستوں میں گیا مستانا بنا (افسرؔ)

(۸۴) خلوتِ ناز!

ہوئیں مدتیں کہ نہاں رہا تو حریمِ خلوتِ ناز میں — نکل اب تو پردے سے نازنیں کہ ستم ہے برپا حجاب میں
تری جستجو میں تلاش میں ترے اشتیاقِ دراز میں — کبھی ساہرے سے نجف گیا کبھی پہنچا ملکِ حجاز میں
یہاں فرقے فرقے میں جنگ ہے عدم جواز و جواز میں — تجھے کس طرح سے خبر کروں تو چھپا ہے پردۂ راز میں
تری مومنوں کو ہے جستجو کبھی سوز میں کبھی ساز میں — ترے لطف کا نہ مزا ملا کسی اور بندہ نواز میں
سفرِ حرم کی غرض ہے تو تری یاد فرض نماز میں — ترا رنگ گل کی رگوں میں ہے، ترا ذکر پردۂ ساز میں
ترے منتظر ہیں نبی علیؑ نکل آ لباسِ مجاز میں — ترے اختفا سے امامِ دیں خلل آ گیا ہے مجاز میں!
کبھی بیٹھے بیٹھے میں رو دیا کبھی روتے روتے میں ہنس پڑا — ترے شوقِ دید میں سدا کٹی عمر سوز و گداز میں!
تجھے لوگ کہتے ہیں گلبدن یونہی ڈھونڈتا ہوں چمن چمن — نظر آئے کاش تو مہ جبیں کسی گل کی قامتِ ناز میں

میں ہی ایک شیدا نہیں ترا یہ زمانہ سب ہے فریفتہ
تری جستجو میں مہر عرب مہ دخور ہیں سوز و گداز میں

(۸۵) امامِ زمانؑ

ہُوا ہے حکم کہ صد گونہ اضطراب رہے — مگر ابھی رُخِ محبوب پر نقاب رہے
سوالِ شوق کے مشتاق ہیں ہزار کلیم! — جو دیکھ لیں گے تو دیکھیں گے کس کو تاب رہے
جو پردہ چاک ہُوا خلق کا تو حشر ہے پھر — حجاب کا نہیں کچھ ڈر اگر حجاب رہے
وُہ عشقِ حق ہی سہی عشقِ ماسوا نہ سہی — غلط نہیں ہے اگر خانماں خراب رہے
ملی ہے حق سے مئے عشق کو بقائے دوام — نہ حکمِ حق ہو نہ گردش میں آفتاب رہے
خراب عشق کا حصّہ ہے لطفِ مے نوشیٔ — بہ عشقِ مہدیٔ دیں فیضِ بوتراب رہے
کسی کے جلوے پہ ایماں نے وار دیں آنکھیں — نظر رہے نہ رہے دل تو کامیاب رہے
وُہ آئیں دل میں جہاں دل ہیں سو دریچۂ عشق — یہ آنکھیں صدقے گئیں اُن سے اجتناب رہے
نگاہیں ڈھونڈتی پھرتی ہیں جن کو دُنیا میں — زہے کرشمہ کہ وُہ دل میں بے نقاب رہے
لگاؤں سینے میں ایمانِ غیب کی صورت — جو کوئی شب مرہونِ شادِ خواب رہے
یہاں تو دِل کی ضرورت ہے ہائے کیسا دِل — جو بارگاہِ امامت میں باریاب رہے
ہم ایسے ناشدنی ہیں تو اٹھے جاتے ہیں — حضور آپ یگانوں کا انتخاب رہے
صلہ جو لوں تو قیامت میں اک ندامت ہو — حسابِ ذکرِ محمدؐ علے الحساب رہے
دلیؔ امر سے چشمِ کرم ہے کیوں روؤں — امامِ عصرؑ سے کہہ دوں تو کیوں عذاب رہے

(لا اعلم)

(۸۶) قصیدہ در مدح امام حسین علیہ السلام

میں بیٹھا دامنِ دل کو جو سینے ! — تو جھ کو ہنس کے دیکھا ہر کلی نے
ہم ان کی بزم میں تھے اجنبی سے — ہماری بات کب پوچھی کسی نے
نظر آیا جو ساقی جام بر کف — بڑھایا ہاتھ ذوقِ مے کشی نے
جبھی رسوائے عالم ہو رہا ہے — بھلایا فرض اپنا آدمی نے
وُہ بیٹے پالے زہراؑ و علیؑ نے — جنہیں اپنا پسر سمجھا نبیؐ نے
حسنؑ ہوں یا حسینؑ ابن علیؑ ہوں — ہیں یہ مُہرِ نبوّت کے نگینے
تہِ محرابِ خنجر سجدے کرنا ! — سکھایا ہے حسینؑ ابن علیؑ نے
جو بیٹھا پشتِ اقدس پر نواسہ — اُٹھایا سر نہ سجدے سے نبیؐ نے
بنا داروغۂ جنّت بھی خیاط ! — کبھی ضد کی جو تیری کمسنی نے
جسے رُوح الامینؑ کہتی ہے دُنیا — ترا جھولا جھلایا ہے اُسی نے
نفاق و کفر کو تُو نے مٹایا — کہ جیسے ٹوٹ جائیں آب گینے
وُہ تیرے بے زباں کی مسکراہٹ — سکھایا ہے تکلّم خامشی نے

(تکمیل رضوی)

تمّت بالخیر !